لاہور۔ کراچی (پاکستان)

سرکارِ انبیاء ﷺ - انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام وتابعین عظام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ کی نصائح کا بہترین مجموعہ

اَلْمُنَبِّهَاتُ عَلَى الْاِسْتِعْدَادِ لِيَوْمِ الْمَعَادِ
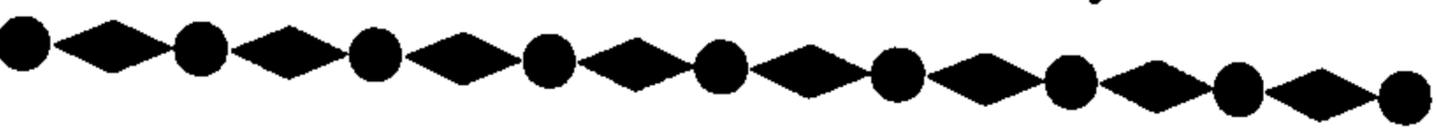
انمول خزانہ
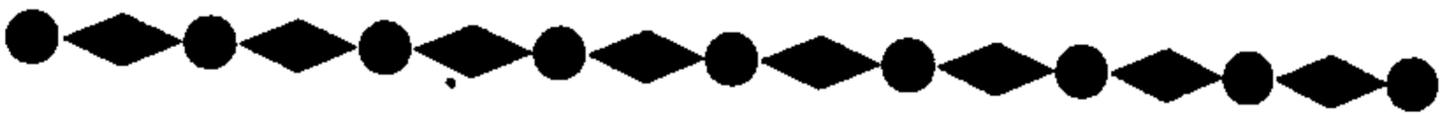
مؤلف

حضرتِ علامہ ابنِ حجر عسقلانی (رحمہ اللہ تعالیٰ)

مترجم

حضرت علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

مکتبہ اعلیٰ حضرت، دکان نمبر ﴿4﴾ دربار مارکیٹ لاہور

786
92

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب ——— اَلْمُنَبِّهَاتُ عَلَى الْاِسْتِعْدَاد لِيَوْمِ الْمَعَاد

مصنف ——— امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ

نام ترجمہ ——— انمول خزانہ

مترجم ——— علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری مدظلہ العالی

صفحات ——— 96

ہدیہ ——— [illegible]

اشاعت اول ——— اکتوبر 2001ء

《توجہ فرمائیں》

آپ سے مدنی گذارش ہے کہ خط وکتابت کے لئے آئندہ درج ذیل پتے کو استعمال کریں نیز ہماری کتب بھی (پرچون وہول سیل) یہاں سے طلب فرمائیں۔

مکتبہ اعلیٰ حضرت دکان نمبر 4 داتا دربار مارکیٹ ستا ہوٹل لاہور

Ph.....042-7324948......

عرضِ ناشر

اَلْمُنَبِّهَاتُ عَلَى الْاِسْتِعْدَادِ لِيَوْمِ الْمَعَادِ (یوم آخرت کی تیاری کے لئے ہوشیار کرنے والی نصیحتیں)...حضرت ابنِ حجر عسقلانی (رحمہ اللہ تعالیٰ) کی مایہ ناز تصنیفِ لطیف ہے۔ جسے عربی زبان میں تحریر کیا گیا تھا۔ حضرت علامہ مولانا محمد اکمل عطا قادری عطاری مدظلہ العالی نے افادہ واستفادہ کی غرض سے اس کا سلیس اردو ترجمہ کرنا سعادت مندی تصور کیا اور تقریباً چھ دن کی سخت محنت کے بعد اس نعمت کو سپردِ قارئین کرنے میں کامیابی حاصل کر لی۔

یہ کتاب بے شمار احادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے ایسے اقوالِ کریمہ پر مشتمل ہے کہ جن کے مطالعے کی برکت سے دل کی نورانیت میں بے حد اضافہ محسوس ہوگا اور ان شاء اللہ عزوجل اس نورانیت کی برکت سے گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی بہت زیادہ ہمت حاصل ہوگی۔

نیز مبلغین کرام اسے بیان کی تیاری کے سلسلے میں بھی ایک بہترین معاون پائیں گے۔

امید ہے کہ ہماری دیگر کتب کی طرح اس کوشش کو بھی آپ کی طرف سے حوصلہ افزائی حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اخروی تیاری کے سلسلے میں بے حد معاون ومددگار بنائے۔

امین بجاہ النبی الامین (صلی اللہ علیہ وسلم)

خادم مکتبہ اعلیٰ حضرت (قدس سرہ)

محمد اجمل قادری عطاری

۲۷ جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ بمطابق 16 ستمبر 2001ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر وقت اور ہر گھڑی میں تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں

اور...اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود وسلام نازل ہوں، جو تمام

مخلوقات میں اشرف ہیں۔

یہ **منبہات** کے نام سے ایک ایسی کتاب ہے، جسے شیخ،

شہابِ ملت ودین جناب احمد بن علی بن محمد بن احمد عسقلانی مصری

شافعی نے جو کہ ابنِ حجر کے نام سے مشہور ہیں، تصنیف فرمایا تاکہ

آخرت کی تیاری کے لئے خود اور دوسروں کو تیار کیا جا سکے۔

اس کتاب میں کچھ باتیں دو دو، کچھ تین تین، کچھ چار چار اور

کچھ یہاں سے لے کر دس دس امور تک پر مشتمل ذکر کی جائیں گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو امور پر مشتمل باتوں کا باب

(1) رحمتِ عالم (ﷺ) سے مروی ہے کہ
دو خصلتیں ایسی ہیں کہ ان سے افضل کوئی خصلت نہیں۔
(۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ (۲) مسلمانوں کو نفع پہنچانا۔۔۔۔اور۔۔۔۔
دو خصلتیں ایسی ہیں کہ ان سے زیادہ بری کوئی خصلت نہیں۔
(۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ (۲) مسلمانوں کو تکلیف دینا۔

فائدہ:۔

مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے سے مراد وہ فائدہ ہے کہ جس کی شریعت نے اجازت مرحمت فرمائی ہو، چنانچہ اگر کوئی چوری یا رشوت کے مال سے کسی کو نفع پہنچانا چاہے تو اس کا یہ عمل حدیث کے تحت داخل نہ ہوگا۔

یونہی تکلیف پہنچانے سے مراد وہ تکلیف ہے جو شرعاً ممنوع ہو۔ چنانچہ چور کا ہاتھ کاٹنا اور شادی شدہ زانی وزانیہ کو رجم کرنا اس کے تحت نہ آئے گا۔

(2) شفیعِ محشر (ﷺ) کا ارشاد ہے کہ تم علماء کی مجالس اور حکماء کا کلام بغور سننے کو لازم جانو کیونکہ اللہ عزوجل قلوب کو نورِ حکمت سے اسی طرح زندہ فرماتا ہے، جیسے مردہ زمین کو بارش کے پانی سے زندگی بخشتا ہے۔

فائدہ:۔

حکماء سے مراد وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے قرآن وحدیث کا مکمل فہم عطا فرمایا ہے۔

(3) سیدنا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ جو قبر میں زادِ راہ کے بغیر داخل ہوا تو گویا کہ وہ سمندر میں بغیر کشتی کے داخل ہوا۔

(4) حضرت عمرِ فاروق (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے، آپ نے ارشاد فرمایا۔ ''دنیا کی عزت، مال اور آخرت کی، نیک اعمال کی وجہ سے ہے۔''

(5) حضرت عثمانِ غنی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ''دنیا کی فکر دل میں اندھیرا جب کہ آخرت کی فکر روشنی ونور پیدا کرتی ہے۔''

(6) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) فرمایا کرتے تھے، ''جو شخص علم کا طالب بنے، جنت اس کی طالب ہوتی ہے..اور..جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مشغول رہے، جہنم اس کی تلاش میں رہتی ہے۔''

فائدہ:۔

یہاں علم سے مراد ہر وہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب (ﷺ) کی رضا کے حصول کے لئے وسیلہ بنے، اب چاہے وہ دینی ہو..یا..بظاہر دنیاوی۔

(7) حضرت یحییٰ بن معاذ (رحمہ اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں، ''کریم، کبھی اللہ عزوجل کی نافرمانی نہیں کرتا اور حکیم، کبھی دنیا کو آخرت پر ترجیح نہیں دیتا۔''

فائدہ:۔

کریم سے بامروت..اور..حکیم سے صاحبِ عقل وفہم مراد ہے۔

(8) حضرت اعمش (رحمہ اللہ تعالیٰ) فرمایا کرتے تھے، ''جس کا اصل سرمایہ تقویٰ وپرہیز گاری ہو تو زبانیں اس کے دینی اوصاف بیان کرنے سے عاجز ہیں..اور..جس کا اصل سرمایہ دنیا ہو تو زبانیں اس کے دینی نقصانات بیان کرنے سے بے بس ہیں۔''

(9) حضرت سفیان ثوری (رحمہ اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں کہ ''ہر وہ گناہ جو نفسانی خواہش کی بناء پر سرزد ہو اس کے بخش دئے جانے کی امید کی جاسکتی ہے لیکن وہ گناہ جو تکبر کے باعث کیا جائے، اس کی معافی کی امید نہیں کی جاسکتی (اس کی دلیل یہ ہے کہ) ابلیس کا گناہ تکبر کی بناء پر تھا، جب کہ آدم (علیہ السلام) کی لغزش باطنی رغبت کے باعث تھی۔''

فائدہ:۔

آپ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تکبر ہلاکت کا ہی سبب بنتا ہے جب کہ نفسانی تقاضے کی بناء پر کی گئی معصیت اکثر معاف کر دی جاتی ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ تکبر کی وجہ سے کی گئی غلطی کبھی معاف ہی نہ ہوگی۔

آدم (علیہ السلام) کا جنتی درخت میں سے کھانا گناہ نہیں تھا، بلکہ اجتہادی خطاء تھی، جس پر شرعی لحاظ سے کوئی گرفت نہیں ہوتی، اس کے باوجود آپ کی توبہ کے اسباب جاننے کے لئے ''تفسیرِ قرآن خزائن العرفان (مولانا نعیم الدین مرادآبادی (رحمۃ اللہ علیہ))'' کا مطالعہ فرمائیں۔

(10) کسی زاہد کا قول ہے کہ ''جو ہنستے ہوئے (یعنی بے خوفی کے ساتھ) گناہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اس حال میں جہنم میں ڈالے گا کہ وہ رو رہا ہوگا..اور..جو روتے ہوئے (یعنی اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت کے ساتھ) نیکی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اس حالت میں داخلِ جنت فرمائے گا کہ وہ ہنس رہا ہوگا۔''

(11) کسی حکیم کا قول ہے کہ ''صغیرہ گناہوں کو حقیر تصور نہ کرو کیونکہ ان سے کبیرہ گناہ پیدا ہوتے ہیں۔''

(12) رحمتِ عالم (ﷺ) سے منقول ہے کہ ''تکرار کی بناء پر صغیرہ گناہ، صغیرہ نہیں رہتا (بلکہ کبیرہ بن جاتا ہے)..اور..استغفار کی بناء پر کبیرہ گناہ، کبیرہ نہیں رہتا (بلکہ معاف کر دیا جاتا ہے)۔''

(13) کہا گیا ہے کہ ''عارف کی توجہ کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ثناء..اور..زاہد کے میلانِ قلب کا مدعا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے، کیونکہ عارف کا مقصود اس کا رب..اور..زاہد کا محور خود اس کی ذات ہوتی ہے۔''

(14) کسی حکیم کا قول ہے کہ ''جس نے کسی کو اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنا کارساز جانا تو (یقیناً) اس کی معرفتِ الٰہی ناقص ہے..اور..جس نے کسی کو نفس سے بڑھ کر

اپنا دشمن گمان کیا تو (بلا شبہ) اس کی پہچانِ نفس غیر کامل ہے۔"

(15) حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے اللہ تعالیٰ کے قول ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (چمکی خرابی خشکی اور تری میں۔روم ۴۱) کے بارے میں منقول ہے کہ اَلْبَرِّ سے مراد زبان..اور. اَلْبَحْرِ سے مقصود دل ہے۔ پس جب زبان میں فساد پیدا ہو جائے تو اس پر لوگ روتے ہیں اور جب دل بگڑ جائے تو اس پر فرشتے آنسو بہاتے ہیں۔

فائدہ:۔

زبان کے فساد سے مراد اس کا مختلف گناہوں میں مبتلاء ہونا ہے، جب کہ دل کے فاسد ہونے سے مقصود اس کا نفسانی خواہشات کے تابع ہو جانا ہے۔

(16) کہا گیا ہے کہ "شہوت، بادشاہوں کو غلام بنا دیتی ہے اور صبر و تحمل غلاموں کو بادشاہ بنا دیتا ہے۔ کیا تم یوسف و زلیخا کے قصے پر غور نہیں کرتے؟...."

فائدہ:۔

یوسف (علیہ السلام) اور زلیخا کا پورا قصہ سورۂ یوسف میں ملاحظہ فرمائیں۔

(17) منقول ہے کہ "اس شخص کے لئے خوش خبری ہے کہ جس کی عقل، حاکم ..اور.. خواہشِ نفسانی محکوم ہو...اور...اس شخص کے لئے بربادی و ہلاکت ہے کہ جس کی خواہشِ نفسانی حاکم..اور..عقل محکوم ہو۔"

فائدہ:۔

حاکم، حکم دینے والے کو کہتے ہیں..اور..محکوم وہ، جو حاکم کا حکم مانے۔

(18) کہتے ہیں کہ جس نے گناہوں کو ترک کیا، اس کا دل نرم ہو گیا اور جس نے حرام کو چھوڑا اور حلال کھایا، اس کی فکر پاکیزہ ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی نبی کی طرف وحی فرمائی کہ جس کام میں نے تجھے حکم فرمایا اس میں میری اطاعت کر اور جس کی میں نے

نصیحت فرمائی اس میں نافرمانی نہ کر۔

(19) نقل کیا گیا ہے کہ ''عقل کو کامل کرنے کے لئے ،اللہ تعالیٰ کی رضا کی پیروی..اور..''اس کی ناراضگی سے بچنا'' ضروری ہے۔''

(20) منقول ہے کہ عالم وفاضل کے لئے کوئی مقام، پردیس نہیں..اور..جاہل کے لئے کوئی جگہ،وطن نہیں۔

(21) کہا گیا ہے کہ جو شخص، طاعت وفرمانبرداری کے باعث ،اللہ تعالیٰ سے نزدیک ہوگا وہ مخلوق کے درمیان غیر معروف ہوگا۔

فائدہ:۔

یعنی وہ عبادتِ الٰہی کے لئے یکسوئی اور گناہوں کے ارتکاب سے بچنے کے لئے مخلوق سے دور رہے گا۔

(22) کسی نے کہا ہے کہ طاعت وبندگی کے لئے متحرک رہنا،معرفتِ الٰہی کی دلیل ہے۔جس طرح جسم کی حرکت زندگی کی علامت ہے۔

(23) رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا،''تمام خطاؤں کی جڑ،دنیا کی محبت ہے..اور..تمام فتنوں کی جڑ،زکوۃ وعشر کا روک لینا ہے۔''

(24) کہا گیا ہے کہ اپنی کوتاہیوں کا اقرار کر لینے والے کی تعریف کی جاتی ہے..اور..اپنی غلطیوں کا اقرار مقبولیت کی علامت ہے۔

(25) منقول ہے کہ ''نعمتوں کی ناشکری ،قابلِ ملامت اور احمق کی صحبت سببِ نحوست ہے۔''

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
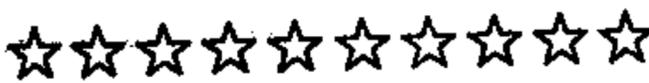
تین امور پر مشتمل باتوں کا باب

(26) شہہِ دوسرا (ﷺ) کا فرمان ہے،

"جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ روزی کی تنگی کی شکایت کر رہا ہو تو گویا کہ اس نے اپنے رب کا شکوہ کیا..اور...

جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ امورِ دنیا کی وجہ سے غمگین تھا تو بے شک اس نے اللہ تعالیٰ پر ناراضگی کے ساتھ صبح کی...اور...

جس نے کسی مالدار کے سامنے اس کی مالداری کی بناء پر عاجزی اختیار کی تو بے شک اس کے دین کا دو تہائی حصہ برباد ہو گیا۔"

(27) سیدنا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا فرمان ہے کہ "تین چیزوں کو تین چیزوں سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

(۱) مالداری کو آرزوؤں سے۔ (۲) جوانی کو خضاب سے...اور...(۳) صحت کو دوائیوں سے۔"

(28) حضرت عمرِ فاروق (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ "لوگوں سے حسنِ سلوک کرنا نصف عقل ہے..اور..سمجھداری کے ساتھ سوال کرنا نصف علم ہے..اور..اچھی تدبیر اختیار کرنا نصف زندگی ہے۔"

(29) حضرتِ عثمانِ غنی (رضی اللہ عنہ) کا ارشاد ہے،

"جس نے دنیا کو ترک کیا، اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے..اور..

جس نے گناہوں کو چھوڑا، فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں..اور..

جو مسلمانوں سے اپنی حرص ختم کر ڈالے تو وہ مسلمانوں کا پیارا ہو جاتا ہے۔"

(30) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں، "نعمت کے اعتبار سے اسلام

..اور... شغل کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی طاعت وفرمانبرداری..اور..عبرت حاصل کرنے کے اعتبار سے موت تیرے لئے کافی ہے۔"

(31) حضرت عبداللہ ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) فرمایا کرتے تھے، "بہت سے لوگ خود پر نعمتوں کی فراوانی کی بناء پر نڈر و بے باک ہیں..اور...بہت سے اپنی تعریف سننے کے باعث فتنوں میں مبتلاء ہیں..اور...بہت سے پردہ پوشی کی وجہ سے دھوکے میں گرفتار ہیں۔"

(32) اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ "زبور شریف میں وحی کی گئی ہے کہ عقل مند کے لئے ضروری ہے کہ تین چیزوں کے علاوہ کسی اور چیز میں مشغول نہ ہو۔

(۱) آخرت کے لئے زادِ راہ کی تیاری۔(۲) گزر اوقات کے لئے محنت ومشقت..اور..(۳) لذت کو حلال ذریعوں سے حاصل کرنا۔"

(33) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ "تین چیزیں نجات دلوانے والی..تین ہلاک کرنے والی..تین درجات کی بلندی کا سبب..اور...تین گناہوں کا کفارہ ہیں۔

نجات دلوانے والی یہ ہیں۔

(۱) خلوت وجلوت میں اللہ تعالیٰ کا خوف۔(۲) فقیری ومالداری میں میانہ روی۔(۳) خوشی وغضب کی حالت میں عدل وانصاف۔"

اور.........

ہلاک کرنے والی تین یہ ہیں۔

(۱) شدید بخل۔(۲) ایسی خواہشِ نفسانی کی جس کی پیروی کی

جائے۔(۳)انسان کا اپنے آپ پر تعجب کرنا(یعنی اپنی کسی خوبی کوذاتی کمال سمجھ کرخود کو قابلِ تعریف نگاہوں سے دیکھنا)۔

اور.........

درجات بلند کرنے والی یہ ہیں۔

(۱)سلام کا عام کرنا۔(۲) کھانا کھلانا۔(۳)رات کو اس وقت نماز پڑھنا، جب لوگ سو رہے ہوں۔

اور.........

گناہوں کا کفارہ یہ ہیں۔

(۱)سخت سردیوں میں کامل وضو کرنا۔(۲)مسجد میں جماعت ادا کرنے کی غرض سے چلنا۔(۳)ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا۔

(34) حضرت جبرئیل (علیہ السلام) نے بارگاہِ رسالت (ﷺ) میں عرض کی، ''اے اللہ کے حبیب!(اپنی امت سے فرما دیجئے کہ) جتنا چاہے زندہ رہو، آخرِ کار تمہیں مرنا ہے...

جو چیز چاہے محبوب رکھو، ایک نہ ایک دن وہ تم سے ضرور جدا ہو جائے گی...اور...

جو عمل کرنا چاہو کرو، بالآخر اس کا بدلہ قیامت میں ضرور ملے گا۔''

(35) شفیع امت (ﷺ) کا فرمان ہے،''تین گروہ ایسے ہیں کہ جنھیں اللہ تعالٰی اس دن عرش کا سایہ عطا فرمائے گا کہ جس دن اس سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

پہلا، ناگواریوں کے باوجود کامل وضو کرنے والا....

دوسرا، اندھیرے میں مسجد کی جانب نماز کی غرض سے جانے والا....اور....

تیسرا، بھوکوں کو کھانا کھلانے والا۔

(36) حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے عرض کی گئی کہ کس چیز کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا خلیل بنایا؟...فرمایا، ''تین اشیاء کی وجہ سے۔

(۱) میں نے غیر کے حکم پر اللہ تعالیٰ کے حکم کو فوقیت دی۔

(۲) جس چیز کے لئے اللہ تعالیٰ میرا کفیل ہے (یعنی روزی)، میں اس کے لئے کبھی پریشان نہ ہوا۔

(۳) میں نے کبھی مہمان کے بغیر کھانا نہیں کھایا۔''

(37) کسی حکیم کا قول ہے کہ ''تین چیزیں تمام فکروں کو دور کر دیتی ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ (۲) اس کے دوستوں سے ملاقات...اور...(۳) حکماء کا کلام۔''

(38) حضرت حسن بصری (رحمۃ اللہ علیہ) سے منقول ہے کہ ''بے ادب، بے علم ہوتا ہے...بے صبرا، دین کے کمال سے محروم رہتا ہے...اور...جس کو تقویٰ و پرہیز گاری حاصل نہیں، اسے قربِ الٰہی حاصل نہیں ہوتا۔''

(39) مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص طلبِ علم کے لئے اپنے گھر سے نکلا۔ یہ خبر اس زمانے کے نبی (علیہ السلام) تک پہنچی۔ آپ نے اسے اپنے پاس بلوایا۔ جب وہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا، ''اے نوجوان! میں تجھے تین ایسی خصلتوں کی نصیحت کرتا ہوں کہ جن میں اولین و آخرین کا علم پوشیدہ ہے۔

(۱) خلوت و جلوت میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ۔

(۲) مخلوق کی طرف سے اپنی زبان کو روک لے، اگر کلام کرنا ہی ہو تو صرف ان کی خوبیوں کا ذکر کر...اور...

(۳) اپنے کھانے پر توجہ رکھ وہ صرف رزقِ حلال سے ہونا چاہیئے۔

یہ نصیحتیں سن کو وہ نوجوان سفر کے ارادے سے باز آ گیا۔"

(40) مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے علم کے اسی (80) صندوق جمع کر لئے مگر ان سے نفع نہ اٹھا سکا۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے پیغمبر پر وحی نازل فرمائی کہ اس علم جمع کرنے والے کو کہہ دیجئے کہ اگر تو اس بھی زیادہ علم جمع کر لے تب بھی وہ تجھے اس وقت تک نفع بخش نہ ہوگا، جب تک تو ان تین باتوں پر عمل نہ کرے۔

(۱) دنیا سے ہرگز محبت نہ کر، کیونکہ یہ مؤمنین کے لئے جائے قرار نہیں۔

(۲) شیطان کا ساتھی نہ بن کیونکہ وہ اہلِ ایمان کا دوست نہیں...اور...

(۳) کسی کو تکلیف نہ پہنچا کیونکہ یہ مؤمنین کی عادت نہیں۔"

(41) حضرت ابو سلیمان دارانی (رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنی مناجات میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں عرض کی، "یا الٰہی! اگر تو میری خطاؤں پر میری گرفت فرمائے تو میں تیرے ہی دامنِ عفو و کرم میں پناہ ڈھونڈوں گا...اور...اگر تو میرے بخل پر پکڑ کرے تو میں نجات کے لئے تیری سخاوت کو وسیلہ بناؤں گا...اور...اگر تو مجھے آگ میں داخل فرمائے تو میں اہلِ نار کو بتادوں گا کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں (اس طرح تیرا کرم مجھے باہر نکال لے گا)۔

(42) کہا گیا ہے کہ "لوگوں میں سے سب سے بڑا سعادت مند وہ ہے کہ جسے تین چیزیں عطا کی گئیں۔

(۱) علم رکھنے والا دل۔ (۲) صبر کرنے والا بدن...اور...(۳) جو کچھ پاس ہو اس پر قناعت۔"

(43) حضرت ابراہیم نخعی (رحمۃ اللہ علیہ) فرمایا کرتے تھے کہ تم سے پہلے لوگ تین چیزوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

(۱) فضول کلام۔ (۲) ضرورت سے زیادہ کھانا...اور...(۳) حد سے زیادہ

سونا۔"

(44) حضرت یحییٰ بن معاذ رازی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ
اس شخص کے لئے خوش خبری ہے کہ جس نے دنیا کو ترک کر دیا اس سے پہلے کہ وہ اسے چھوڑ دے...اور...

جس نے اپنی قبر کی تیاری مکمل کر لی اس سے قبل کہ وہ اس میں داخل ہو...اور...
جس نے اپنے رب کو راضی کر لیا اس سے پیشتر کہ وہ اس کی بارگاہ میں حاضر ہو۔

(45) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے کہ جس شخص کے پاس اللہ تعالیٰ ،اس کے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)...اور...اس کے دوستوں کی سنت نہ ہو تو اس کے ہاتھوں میں کوئی دولت نہیں۔عرض کی گئی، اللہ تعالیٰ کی سنت کیا ہے؟" فرمایا،"راز کا چھپانا۔" کہا گیا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت کیا ہے؟ فرمایا،"لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آنا۔" پوچھا گیا، اس کے اولیاء کی سنت کیا ہے؟ فرمایا،"لوگوں کی طرف سے اذیت کو برداشت کرنا۔"

(46) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کا ہی فرمانِ عالیشان ہے کہ"ہم سے پہلے والے لوگ ایک دوسرے کو تین خصلتوں کی نصیحت کیا کرتے تھے اور انھیں ایک دوسرے کو لکھواتے بھی تھے۔

(۱) جو شخص اپنی آخرت کی تیاری کے لئے عمل کرتا رہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کے تمام امور کے لئے کافی ہو جائے گا۔

(۲) جس نے اپنے باطن کو سنوار لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو بھی سنوار دے گا...اور...

(۳) جس نے اپنے اور اپنے رب کے درمیان امور کی اصلاح کر لی تو اللہ تعالیٰ

اس کے اور مخلوق کے درمیان معاملات کی بھی اصلاح فرمادے گا۔"

(47) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے ہی منقول ہے کہ

"اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب لوگوں سے بہتر انسان بن...اور...

خود اپنی نگاہوں میں سب سے برا بن کر رہ...اور...

لوگوں کے سامنے ان ہی میں سے ایک عام بندہ بن کر زندگی گزار۔"

(48) مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرتِ عزیر (علیہ السلام) پر وحی نازل فرمائی کہ

"اگر تجھ سے کوئی گناہ صغیرہ سرزد ہو جائے تو اس کے چھوٹے پن کو مت دیکھ بلکہ اس ذات کو دیکھ کہ جس کی بارگاہ میں یہ گناہ سرزد ہوا...اور...

جب تجھے کوئی قلیل بھلائی میسر ہو تو اس کی قلت کو مت دیکھ بلکہ اس ذات کو پیشِ نظر رکھ کہ جس کی جانب سے اسے عطا کیا گیا...اور...

جب تجھے کوئی آزمائش پہنچے تو میری مخلوق سے اس کا شکوہ مت کر جیسا کہ میں تمہاری برائیوں کو اپنی بارگاہ تک پہنچنے پر، فرشتوں کے سامنے بیان نہیں کرتا۔"

(49) حضرت حاتم اصم (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ "کوئی ایسی صبح نہیں ہوئی کہ شیطان نے میرے پاس آکر یوں نہ کہا ہو کہ "آج کیا کھائے گا؟...کیا پہنے گا؟...اور...کہاں رہے گا؟ پس میں اسے ان سوالوں کا ہر روز یہی جواب دیتا ہوں کہ "موت کا غم وفکر کھاؤں گا...کفن پہنوں گا...اور...قبر کو ٹھکانہ بناؤں گا۔"

(50) رحمتِ عالم، نورِ مجسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو شخص گناہوں کی ذلت سے نیکیوں کی عزت کی جانب نکلا تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر مال کے غنا و بے نیازی...بغیر لشکر کے نصرت و دستگیری...اور...بغیر خاندان کے عزت و سرفرازی سے نواز دیتا

ہے۔''

(51) مروی ہے کہ ایک مرتبہ سید الانبیاء (ﷺ) اپنے صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا، ''تم نے کس حال میں صبح کی ہے؟'' انھوں نے عرض کی، ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! اس حال میں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا، ''اس بات کی کیا علامت ہے کہ تم مؤمن ہو؟'' انھوں نے عرض کی کہ ''ہم مصیبتوں پر صبر کرتے ...خوشحالی میں شکر بجا لاتے ..اور..قضائے الٰہی پر دل سے راضی رہتے ہیں''۔ یہ جواب سن کر رسولِ اکرم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا، ''(ان علامات کی بناء پر) تم یقیناً مؤمن ہو۔'' پھر فرمایا، ''ربِ کعبہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں میں سے ایک نبی (علیہ السلام) پر وحی نازل فرمائی کہ

''جو میری بارگاہ میں اس حال میں لایا گیا کہ مجھ سے محبت کرتا ہو تو میں اسے جنت میں داخل کر دوں گا...اور....

جسے اس حال میں میری بارگاہ تک پہنچایا گیا کہ وہ مجھ سے خوف وخشیت رکھتا ہو تو میں اسے جہنم سے نجات عطا فرمادوں گا...اور...

جو اس حالت میں میرے سامنے آیا کہ مجھ سے (اپنے گناہوں کے باعث) شرمندگی وندامت محسوس کر رہا ہو تو میں نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو اس کے تمام گناہ بھلا دوں گا۔''

(52) حضرت عبداللہ ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) فرمایا کرتے تھے،

''(اے مسلمان!) اگر تو اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ عبادت کو (استقامت ومکمل شرائط کے ساتھ) ادا کرے تو لوگوں میں بڑا عبادت گزار شمار ہوگا...

اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کرے تو مخلوقِ خدا میں عظیم زاہد قرار

پائے گا...اور...

اگر تو اللہ تعالیٰ کے تقسیم کیئے ہوئے پر دل سے راضی ہو جائے تو ہر کسی سے بے نیاز ہو جائے گا۔"

(53) حضرتِ صالح مرقدی (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ کچھ ویران مکانوں کے پاس سے گزرے تو باآوازِ بلند فرمایا، "اے بوسیدہ مکانو! تمہیں آباد کرنے والے پہلے لوگ کہاں چلے گئے؟... جنھوں نے تمہیں تعمیر کیا، ان کا وجود کہاں ہے؟... اور جو تم میں رہائش رکھتے تھے ان کا نام ونشان کدھر ہے؟"..... ایک ہاتفِ غیبی نے جواب دیا کہ "ان کے نشانات مٹ چکے... ان کے اجسام زمین کے نیچے آزمائش میں مبتلاء ہیں... اور... ان کے اعمال ان کی گردنوں میں طوق بن کر باقی ہیں۔"

(54) حضرتِ علی (رضی اللہ عنہ) کا فرمانِ عالیشان ہے،

"تو جس پر بھی احسان کرے، اس پر حاکم ہوگا...

جس کے سامنے بھی دستِ سوال دراز کرے، اس کا محکوم ہوگا... اور...

جس سے بھی بے نیازی اختیار کرے، اس کا ہم نظیر ہوگا۔

فائدہ:۔

مطلب یہ ہے کہ تیرا احسان کرنا، سامنے والے کو تیرا حکم ماننے پر مجبور کر دے گا کیونکہ محسن کا کہنا ٹالنا بے حد دشوار ہوتا ہے.... اور اس کے برعکس اگر تو نے کسی کے سامنے ہاتھ پھیلایا تو یقیناً اب تجھے اس کا کہنا ماننا پڑے گا.... اگر تو لوگوں سے بے نیاز ہو جائے تو ان میں تجھ میں کوئی فرق نہ رہے گا، کیونکہ نہ وہ تجھ سے مرعوب ہوں گے نہ تو ان سے، چنانچہ سب برابر ہو جائیں گے۔

(55) حضرت یحییٰ بن معاذ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں، "تمام دنیا کو چھوڑ دینا ہی دراصل اسے حاصل کر لینا ہے، پس جس نے اسے مکمل طور پر چھوڑ دیا اس نے اسے پورا

پورا حاصل کرلیا.....اور جس نے اسے مکمل طور پر حاصل کیا اس نے دراصل دنیا کو چھوڑ دیا.........پس (خلاصہ کلام یہ ہے کہ) دنیا کو حاصل کرنا اس کے چھوڑ دینے میں اور اس کا چھوڑ دینا اسے حاصل کر لینے میں پوشیدہ ہے۔''

(56) مروی ہے کہ حضرت ابراہیم بن ادہم (رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا گیا، ''آپ زہد وتقویٰ کے اس مرتبے پر کن چیزوں کی بدولت فائز ہوئے؟'' فرمایا، ''تین اشیاء چیزوں کی وجہ سے۔

(۱) میں قبر کو وحشتناک پایا جب کہ میرے ساتھ کوئی مونس وغمگسار بھی نہ ہوگا۔

(۲) میں نے (اخروی) راستے کو بے حد طویل پایا حالانکہ میرے پاس کوئی زادِ راہ بھی نہیں..اور..

(۳) میں نے اللہ تعالیٰ کو (بروزِ قیامت) فیصلہ کرنے والا پایا، اور صورتِ حال یہ تھی کہ میرے پاس راہِ نجات کا کوئی راستہ نہیں۔''

(57) حضرت شیخ شبلی (رحمۃ اللہ علیہ) عظیم عارفین میں سے ہیں۔آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی، ''یارب کریم! میں کمزوری وناتوانی کے باوجود اپنی تمام نیکیاں تیری خدمت میں پیش کرنا محبوب رکھتا ہوں تو پھر تو مجھ سے بے نیاز ہونے کے باوجود میری تمام برائیاں مجھے سونپنا (یعنی ان سے درگزر کرنا) کیوں نہیں پسند فرمائے گا۔''...

آپ فرماتے تھے، ''اگر تو اللہ تعالیٰ سے انسیت پیدا کرنا چاہتا ہے تو اپنے نفس سے وحشت زدہ رہ۔''....اور....

مزید ارشاد فرمایا، ''اگر تو نے قرب ووصال کی حلاوت چکھ لی ہوتی تو فرقت وجدائی کی تلخی بھی اچھی طرح پہچان چکا ہوتا۔''

(58) حضرت سفیان ثوری (رضی اللہ عنہ) سے اللہ تعالیٰ کے انس کے بارے

میں سوال کیا گیا کہ وہ کیا ہے؟..فرمایا،''یہ کہ تو کسی حسین چہرے،خوبصورت آواز..اور..فصیح زبان سے متاثر نہ ہو۔'':

فائدہ:۔

یعنی اللہ تعالیٰ سے مانوس ہونے کا مطلب،بقیہ ہر چیز سے غیر مانوس ہو جانا ہے۔

(59) حضرت ابنِ عباس (رضی اللہ عنہ) کا فرمان ہے،''زھد میں تین حروف ہیں۔ز،ھ..اور..د۔

ز سے آخرت کے لئے زادِ راہ... ھ سے دین کی ہدایت...اور... د سے عبادت واطاعت پر دوام وہمیشگی،مراد ہے۔''

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا''ز سے ترک زینت... ھ سے ترکِ ھویٰ وخواہش...اور... د سے ترکِ دنیا مراد ہے۔''

(60) مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرتِ حامد لفاف (رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں حاضر ہو کر کسی نصیحت کی درخواست کی۔آپ نے ارشاد فرمایا،''اپنے دین کے لئے ایسا ہی غلاف تیار کر لے جیسا کہ قرآنِ پاک کے لئے تیار کرتا ہے۔''اس نے عرض کی، حضور! دین کا غلاف کیا ہے؟''فرمایا،

''سخت ضرورت کے علاوہ کلام کرنا بالکل ترک کر دے...

شدید حاجت کے علاوہ دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر...اور...

اشد مجبوری کے علاوہ مخلوق سے بالکل میل جول نہ رکھ۔

اور خوب اچھی طرح جان لے کہ زہد کی اصل یہ ہے کہ

''گناہوں سے اجتناب کیا جائے،چاہے صغیرہ ہوں..یا..کبیرہ....

تمام فرائض واجبات کو ادا کیا جائے ،چاہے مشکل محسوس

ہوں..یا..آسان...اور...

دنیا کو اس کے اہل کے لئے چھوڑ دیا جائے، چاہے قلیل ہو..یا..کثیر۔"

(61) حضرت حکیم لقمان (رضی اللہ عنہ) نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا، "پیارے بیٹے! ہر شخص کے تین حصے کئے جاسکتے ہیں۔ایک حصہ اللہ کے لئے...ایک خود اس کی ذات کے لئے...اور...ایک کیڑے مکوڑوں کے لئے۔"

پھر فرمایا، "وہ حصہ جو اللہ عزوجل کے لئے ہے وہ اس کی روح ہے..اور..

جو اس کی ذات کے لئے ہے وہ اس کا عمل ہے..اور..

جو کیڑوں کے لئے ہے وہ اس کا جسم ہے۔

(62) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) فرماتے تھے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو بلغم کو دور اور حافظے کو مضبوط کرتی ہیں۔

(۱) مسواک کرنا۔(۲) روزہ رکھنا۔(۳) قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا۔

(63) حضرت کعب احبار (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ تین قلعے انسان کو شیطانی مکروفریب سے بچاتے ہیں۔

(۱) مسجد۔(۲) اللہ عزوجل کا ذکر۔(۳) قرآنِ پاک کی تلاوت۔

(64) کسی حکیم کا قول ہے کہ "تین چیزیں اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ یہ چیزیں اسی کو عطا فرماتا ہے، جسے محبوب رکھتا ہے۔

(۱) غریبی۔(۲) مرض۔(۳) صبروتحمل۔"

(65) مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا گیا کہ "دنوں میں سے سب سے اچھا دن..مہینوں میں سے سب سے بہتر مہینہ..اور..اعمال میں سے سب سے افضل عمل کون سا ہے؟....

فرمایا،'' دنوں میں سب سے اچھا دن جمعہ کا دن...

مہینوں میں سب سے بہتر مہینہ رمضان..اور..

اعمال میں سب سے افضل عمل پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنا ہے۔''

تین دن بعد حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کو معلوم ہوا کہ حضرت ابنِ عباس سے یہ یہ سوال ہوئے اور آپ نے یہ یہ جواب دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا،'' اگر مشرق و مغرب کے تمام علماء و حکماء و فقہاء بھی مل کر ان سوالوں کا جواب دیتے تو حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہ) کی مثل جواب نہ دے پاتے، لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ

'' تیرا سب سے افضل عمل وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما لے...اور...

سب سے بہتر مہینہ وہ ہے کہ جس میں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے خالص توبہ کرے...اور...

دنوں میں سب سے اچھا دن وہ ہے کہ جس دن تو اپنا ایمان سلامت لے کر دنیا سے رخصت ہو جائے۔''

(66) کہا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے...اور...دنیا کی لذات و شہوات سے محفوظ رکھتا ہے...اور...اسے اپنے عیوب پہچاننے کا شعور بخش دیتا ہے۔''

(67) مروی ہے کہ ایک مرتبہ رحمتِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی موجودگی میں ارشاد فرمایا،'' تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں میرے لئے پسندیدہ کر دی گئی ہیں۔

(۱) خوشبو۔ (۲) (اطاعت گزار) عورتیں...اور...(۳) میری آنکھوں کی ٹھنڈک

نماز میں رکھی گئی ہے۔''

یہ سن کر سیدنا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے بالکل برحق فرمایا۔ اور میرے لئے بھی دنیا میں سے تین چیزیں محبوب ہیں۔

(۱) آپ کے چہرۂ انور کا دیدار۔ (۲) آپ پر اپنا مال خرچ کرنا... اور یہ کہ... (۳) میری بیٹی آپ کے نکاحِ مبارک میں ہو۔''

یہ سن کر سیدنا عمرِ فاروق (رضی اللہ عنہ) نے کہا، ''اے ابوبکر! آپ نے بالکل درست فرمایا اور مجھے بھی دنیا میں سے تین چیزیں پیاری ہیں۔

(۱) نیکی کا حکم کرنا۔ (۲) برائی سے روکنا... اور... (۳) پرانا کپڑا پہننا۔

آپ کے بات ختم کرنے پر حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا، ''اے عمر! آپ نے بالکل صحیح بات کہی، اور مجھے بھی دنیا سے تین چیزیں اچھی لگتی ہیں۔

(۱) بھوکوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔ (۲) برہنہ لوگوں کو لباس پہنانا... اور... (۳) قرآنِ عظیم کی تلاوت کرنا۔

ان کی بات سن کر حضرت علی (رضی اللہ عنہ) بھی گویا ہوئے، ''اے عثمان! آپ نے درست بات کہی، مجھے بھی دنیا سے تین ہی چیزیں مرغوب ہیں۔

(۱) مہمان کی خدمت کرنا۔ (۲) گرمی میں روزہ رکھنا... اور... (۳) تلوار سے (دشمن پر) وار کرنا۔

ابھی یہ تمام نفوسِ قدسیہ یونہی بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت جبرئیل (علیہ السلام) تشریف لائے اور کہا، ''آپ حضرات کی گفتگو سن کر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ مجھ سے سوال فرمائیں کہ اگر میں اہلِ دنیا میں سے ہوتا تو کیا پسند کرتا۔'' یہ سن کر رحمتِ عالم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا، ''اگر آپ اہلِ دنیا میں سے ہوتے تو کیا پسند

کرتے ؟''حضرت جبرئیل (علیہ السلام) نے عرض کی،''(میں بھی تین چیزیں محبوب رکھتا)۔

(۱) گمراہوں کو راستہ دکھانا۔(۲) قناعت پسند غریبوں کی دلجوئی کرنا...اور...(۳) تنگ دست اہل وعیال والے کی مدد کرنا۔''

پھر فرمایا،''اللہ رب العزت اپنے بندوں میں تین خصلتوں کو پسند فرماتا ہے۔

(۱) اپنی طاقت کو (رضائے الٰہی) میں صرف کرنا۔(۲) ندامت کے وقت آنسو بہانا...اور...(۳) فاقہ کے وقت صبر کرنا۔''

(68) کسی حکیم کا قول ہے کہ.....

جس نے (فقط) اپنی عقل پر اعتماد کیا، وہ گمراہ ہوگیا...اور...

جس نے اپنے مال کے سبب دوسروں سے بے رخی برتی، وہ مفلس ہوگیا...اور...

جس نے مخلوق سے عزت طلب کی، وہ ذلیل ہوگیا۔''

(69) ایک حکیم کا ارشاد ہے،''معرفت الٰہی کا نتیجہ، تین خصلتوں کا حصول ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ سے (خلوت وجلوت) میں شرم وحیاء...

(۲) اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دوستی کرنا...اور...

(۳) اللہ عزوجل (کے ذکر) سے مانوس ہونا۔''

(70) رحمتِ عالم (ﷺ) کا فرمانِ عالیشان ہے کہ''محبت، معرفت کی بنیاد ہے... پاکدامنی، یقین کی علامت ہے...اور...یقین کی اصل، تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہنا ہے۔''

(71) حضرت سفیان بن عیینہ (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ....

جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھے گا وہ اس سے بھی محبت رکھے گا جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے...اور...

جو اللہ عزوجل کے محبوب سے محبت رکھے گا وہ ہر محبوب شے سے اللہ ہی کے لئے محبت رکھے گا...اور...

جو کسی شے کو اللہ کی رضا کے لئے چاہے تو وہ اس بات کو محبوب رکھے گا کہ لوگ اسے نہ پہچانیں۔"

(72) سرکارِ مدینہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فرمانِ عالیشان ہے کہ
حقیقی محبت، تین خصلتوں سے ظاہر ہوتی ہے۔
(۱) انسان، اپنے محبوب کے کلام کو اس کے غیر کے کلام پر فوقیت دے...
(۲) اپنے حبیب کی ہم نشینی کو دوسروں کی صحبت پر ترجیح دے...اور...
(۳) اپنے محبوب کی رضا کو دوسروں کی رضا سے مقدم رکھے۔

(73) حضرت وہب بن منبہ یمانی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں،
"توریت شریف میں مذکور ہے کہ "حریص فقیر ہوتا ہے، چاہے دنیا کا مالک ہی کیوں نہ ہو...

اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار کی اطاعت کی جائے گی، اگر چہ وہ غلام ہی کیوں نہ ہو...اور...

قناعت کرنے والا غنی ہوتا ہے، چاہے وہ بھوکا ہی کیوں نہ ہو۔"

(74) کسی حکیم کا قول ہے کہ
جس نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لی اسے مخلوق سے کچھ بھی لذت حاصل نہ ہو گی...اور...

جس نے دنیا کو پہچان لیا، وہ اس میں بالکل رغبت محسوس نہ کرے گا...اور...
جس نے اللہ تعالیٰ کے عدل و انصاف کو جان لیا، اس پر کسی کا دعویٰ نہ ہو گا۔

(75) حضرت ذوالنون مصری (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں،

''ہر خوف زدہ بھاگتا ہے...

ہر رغبت رکھنے والا، طالب ہوتا ہے... اور... اور...

اللہ تعالیٰ سے انسیت رکھنے والا، اپنے نفس سے وحشت زدہ رہتا ہے۔'' ....

(76) مزید فرمایا، ''اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والا (رضائے الٰہی کا) پابند ہوتا ہے۔ اس کا دل بصیر اور اس کا عمل کثیر ہوتا ہے۔''

(77) مزید فرماتے ہیں کہ ''عارف باللہ وعدہ پورا کرنے والا ہوتا ہے... اس کا دل ذکی اور اعمال اللہ عزوجل کے لئے پاکیزہ ہوتے ہیں۔''

(78) حضرت سلیمان دارانی (رحمۃ اللہ علیہ) کا فرمان ہے،

''دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی کی اصل، اللہ تعالیٰ کا خوف ہے...

پیٹ بھر کر کھانا، دنیا کی کنجی ہے... اور...

بھوک آخرت کی چابی ہے۔''

(79) منقول ہے کہ'' عبادت ایک پیشہ ہے، جس کی دکان تنہائی، اس کا سرمایہ تقویٰ اور اس کا نفع جنت ہے۔''

(80) حضرت مالک بن دینار (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا،

''تین چیزوں کا مقابلہ تین چیزوں کے ساتھ خوبصورتی سے کرو، کامل ترین مؤمنوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

(۱) تکبر کا عاجزی کے ساتھ...

(۲) حرص کا قناعت کے ساتھ... اور...

(۳) حسد کا نصیحت کے ساتھ۔''

چار امور پر مشتمل باتوں کا باب

(81) مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے حضرت ابوذر غفاری (رضی اللہ عنہ) کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا،

''اے ابوذر! سفینے کو تیار کرتے رہو کیونکہ سمندر گہرا ہے...اور...
زادِراہ کامل طور پر جمع رکھو کیونکہ سفر بہت طویل ہے...اور...
سامان ہلکا پھلکا اختیار کرو کیونکہ گھاٹی، دشوار گزار ہے...اور...
عمل کو خالص کرو کیونکہ پرکھنے والی ذات گہری بصیرت رکھتی ہے۔''

(82) حکماء فرماتے ہیں کہ

''چار چیزیں اچھی ہیں، لیکن چار چیزیں ان سے بھی اچھی ہیں۔

(۱) حیاء وشرم کا مردوں میں پایا جانا اچھا ہے، لیکن عورتوں میں اس کی موجودگی بہترین ہے۔

(۲) عدل وانصاف ہر ایک کی طرف سے اچھا ہے، لیکن حاکموں کی جانب سے ہو تو بہت ہی اچھا ہے۔

(۳) توبہ اگر بوڑھا کرے تو بہتر ہے، لیکن اگر نوجوان کرے تو بہترین ہے...اور...

(۴) سخاوت، مالدار کریں تو عمدہ ہے، لیکن اگر فقیر کریں تو عمدہ ترین ہے۔''

(83) حکماء کا قول ہے کہ

''چار چیزیں بری ہیں، لیکن چار چیزیں ان سے بھی زیادہ بری ہیں۔

(۱) گناہ اگر نوجوان کرے تو برا ہے، لیکن اگر بوڑھا کرے تو بدترین ہے۔

(۲) دنیاوی امور میں مشغولیت اگر جاہل کی جانب سے ہو تو بری ہے، لیکن اگر

کسی عالم کی طرف سے ہوتو اور زیادہ بری ہے۔

(۳) عبادت وطاعت میں سستی وکاہلی تو تمام لوگوں کی طرف سے ہی بری ہے، لیکن علماء وطلباء کی جانب سے ہو تو بہت زیادہ خراب ہے...اور...

(۴) غرور وتکبر مالدار کریں تو برا ہے اور اگر فقراء کریں تو بہت زیادہ برا ہے۔''

(84) رحمتِ عالم (علیہ السلام) کا فرمانِ عالیشان ہے،

''ستارے اہلِ آسمان کے لئے امان کی علامت ہیں، لیکن جب (صور پھونکنے کے باعث) بکھر جائیں گے تو ان کا بھی فیصلہ ہو جائے گا...اور...

میرے اہلِ بیت میری امت کے لئے امان کی علامت ہیں، جب میرے اہلِ بیت نہ رہیں گے تو میری امت کا فیصلہ ہو جائے گا (یعنی ان پر مقدر کی ہوئی پریشانیاں نازل ہونا شروع ہو جائیں گی۔)...اور...

میں، اپنے اصحاب کے لئے امان کی علامت ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب کا فیصلہ ہو جائے گا (یعنی مختلف آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑے گا)...اور...

پہاڑ، اہلِ زمین کے لئے امان کی علامت ہیں، پس جب یہ چلے جائیں گے (یعنی بروزِ قیامت تباہ ہو جائیں گے) تو اہلِ زمین کا فیصلہ ہو جائے گا۔ (یعنی یہ بھی ختم ہو جائیں گے)''

(85) حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ''چار چیزیں چار چیزوں سے پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتی ہیں۔

(۱) نماز کی تکمیل، دو سجودِ سہو سے... (۲) روزوں کی تکمیل، صدقۂ فطر سے...

(۳) مناسکِ حج کی تکمیل، فدیہ سے...اور... (۴) ایمان کی تکمیل، جہاد سے۔''

(86) حضرت عبداللہ بن مبارک (رحمۃ اللہ علیہ) کا فرمان ہے کہ

''جس نے ہر روز میں بارہ رکعتیں (سنن مؤکدہ) پڑھ لیں، اس نے نماز کا حق ادا

کردیا...اور...

جس نے ہر ماہ تین روزے رکھ لئے تو اس نے روزوں کا حق ادا کردیا...اور...
جس نے روزانہ سو آیات تلاوت کیں تو اس نے قراءت کا حق ادا کردیا...اور...
جس نے ہر جمعہ کے روز ایک درہم صدقہ کیا، اس نے صدقے کا حق ادا کردیا۔"

(87) حضرت عمرِ فاروق (رضی اللہ عنہ) کا ارشادِ گرامی ہے کہ "سمندر چار ہیں۔
(ا) خواہشات، یہ گناہوں کا سمندر ہے۔
(۲) نفس، یہ تمناؤں کا سمندر ہے۔
(۳) موت، یہ زندگیوں کا سمندر ہے...اور...
(۴) قبر، یہ ندامتوں کا سمندر ہے۔"

(88) حضرتِ عثمانِ غنیؓ (رضی اللہ عنہ) کا ارشاد ہے کہ "میں نے عبادت کا مزہ چار اشیاء میں پایا۔
(ا) اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی میں۔
(۲) اللہ عزوجل کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے میں۔
(۳) اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی غرض سے نیکی کا حکم دینے میں...اور...
(۴) اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہنے کے لئے برائی سے روکنے میں۔"

(89) آپ ہی کا فرمان ہے، "چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا ظاہر باعثِ فضیلت اور ان کا باطن بمنزلہ فرض کے ہیں۔
(ا) نیک لوگوں سے میل جول رکھنا سببِ فضیلت ہے اور ان کی پیروی کرنا فرض ہے۔
(۲) تلاوتِ قرآن، وجہِ فضیلت ہے اور اس پر عمل کرنا فرض ہے۔

(۳)زیارتِ قبور باعثِ فضیلت ہے اور اس کی تیاری فرض ہے...اور...

(۴)مریض کی عیادت کرنا علتِ فضیلت ہے اور اس سے عبرت حاصل کرنا فرض ہے۔''

(90) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ

جسے جنت کی تمنا ہوگی وہ نیک اعمال میں جلدی کرے گا...

جسے جہنم کا خوف ہوگا، وہ خواہشات کی پیروی سے رک جائے گا...

جسے موت کا یقین ہوگا، اس کا دنیاوی امور سے لذتوں کا حصول ختم ہو جائے گا...اور...

جس نے دنیا کو پہچان لیا تو اس پر مصیبتیں آسان ہو جاتی ہیں۔''

(91) شفیعِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فرمانِ عالیشان ہے،

''نماز دین کا ستون ہے اور خاموش رہنا افضل ہے...

صدقہ، اللہ عزوجل کے غضب کو بجھاتا ہے اور خاموش رہنا افضل ہے...

روزہ، دوزخ سے ڈھال ہے اور خاموش رہنا افضل ہے...

جہاد دین کا کوہان ہے اور خاموش رہنا افضل ہے۔''

(92) مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے انبیاء (علیہم السلام) میں سے کسی نبی پر وحی نازل فرمائی کہ

''تیرا کسی بے فائدہ بات کرنے سے رک جانا، میرے لئے روزہ رکھنے کی طرح ہے...

تیرا اپنے اعضاء کو حرام کاموں سے روکنا، میری خاطر نماز کی مثل ہے...

تیرا مخلوق سے مایوس ہو جانا، گویا کہ میرے لئے صدقہ کرنا ہے...اور...

تیرا مسلمانوں کو اذیت دینے سے رک جانا، میری راہ میں جہاد کرنے کی مثل ہے۔"

(93) حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں۔ چار چیزیں دل کی سیاہی کی بناء پر ہیں۔

(۱) بغیر حاجت کے خوب پیٹ بھرنا۔ (۲) ظالموں کی صحبت اختیار کرنا۔ (۳) گزشتہ گناہوں کو بھلا دینا... اور... (۴) لمبی امیدیں قائم کرنا۔

اور چار چیزیں قلبی نور کا نتیجہ ہیں۔

(۱) خوف کی بناء پر بھوکے پیٹ رہنا۔ (۲) نیک لوگوں کی ہم نشینی اختیار کرنا۔ (۳) سابقہ گناہوں کو یاد رکھنا... اور... (۴) امیدوں کو مختصر کرنا۔"

(94) حضرت حاتم اصم (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے تھے کہ جو چار کے بغیر چار کا دعویٰ کرے وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔

(۱) جس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کیا اور پھر اس کی حرام کردہ چیزوں سے نہ رکا، وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

(۲) جس نے رسول اللہ (ﷺ) سے محبت کا دعویٰ کیا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ فقراء و مساکین کو ناپسند کرتا ہے، وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

(۳) جو جنت سے محبت کا دعویٰ کرے، لیکن صدقہ و خیرات نہ کرے، وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے... اور...

(۴) جس نے جہنم سے خوف زدہ ہونے کا دعویٰ کیا، لیکن گناہوں سے نہ بچا، وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔"

(95) مخبرِ صادق (ﷺ) نے ارشاد فرمایا، "بدبختی کی چار علامات ہیں۔

(۱) سابقہ گناہوں کو بھول جانا، حالانکہ وہ اللہ عزوجل کے پاس محفوظ ہیں۔

(۲) گزشتہ نیکیوں کو یاد رکھنا حالانکہ نہیں معلوم کہ وہ قبول کی گئی ہیں.. یا.. رد کر دی گئیں۔

(۳) دنیاوی لحاظ سے اپنے سے برتر پر نظر رکھنا... اور...

(۴) دینی لحاظ سے کم تر کا مشاہدہ کرتے رہنا۔''

اور خوش بختی کی بھی چار علامات ہیں۔

(۱) پہلے کیے ہوئے گناہوں کو یاد رکھنا۔ (۲) سابقہ نیکیوں کو بھول جانا۔

(۳) دینی لحاظ سے اپنے برتر پر نگاہ رکھنا... اور... (۴) دنیاوی لحاظ سے اپنے سے کم تر کا مشاہدہ کرنا۔''

(96) کسی حکیم کا قول ہے کہ ایمان کی چار علامتیں ہیں۔

(۱) تقویٰ۔ (۲) حیاء۔ (۳) شکر... اور... (۴) صبر

(97) رحمتِ کونین (ﷺ) کا ارشاد ہے کہ ''اصول چار ہیں۔ (۱) دواؤں کی اصل۔ (۲) عبادات کی اصل۔ (۳) تمناؤں کی اصل... اور... (۴) عادتوں کی اصل۔

دواؤں کی اصل، کم کھانا..،.. عبادات کی اصل، گناہوں کا کم ہونا..،.. تمناؤں کی اصل، صبر کرنا.. اور.. عادتوں کی اصل، کلام کا قلیل ہونا ہے۔''

فائدہ:۔

اصول، اصل کی جمع ہے۔ مراد، مال.. یا.. جان.. یا.. جز ہے۔

(98) شفیع محشر (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں، ''بنی آدم کے جسم میں چار چیزیں، جوہر کی حیثیت رکھتی ہیں، جنھیں دیگر چار چیزیں زائل کر دیتی ہیں۔ (وہ چار چیزیں یہ ہیں۔) (۱) عقل۔ (۲) دین۔ (۳) حیاء... اور... (۴) نیک عمل۔

پس (نفس کی خاطر) غصہ، عقل کو...

حسد، دین کو...

لالچ وحرص، حیاء کو...اور...

غیبت، نیک اعمال کو زائل کر دیتی ہے۔"

(99) سید الانبیاء (ﷺ) نے ارشاد فرمایا، "جنت میں چار چیزیں، جنت سے بہتر ہیں۔

(۱) جنت میں داخل ہونا، جنت سے بہتر ہے۔

(۲) جنت میں فرشتوں کا خدمت کرنا، جنت سے بہتر ہے۔

(۳) جنت میں انبیاء (علیہم السلام) کا پڑوس، جنت سے بہتر ہے...اور...

(۴) جنت میں اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے راضی ہونا، جنت سے بہتر ہے۔"

اور جہنم میں چار چیزیں، جہنم سے بری ہیں۔

(۱) جہنم میں دخول، جہنم سے برا ہے۔

(۲) فرشتوں کا جہنم میں کفار کو ملامت کرنا، جہنم سے برا ہے۔

(۳) جہنم میں شیطان کا پڑوسی ہونا، جہنم سے برا ہے...اور...

(۴) جہنم میں اللہ تعالیٰ کا غضب، جہنم سے برا ہے۔"

(100) کسی حکیم سے پوچھا گیا، آپ کا کیا حال ہے؟" انھوں نے جواب دیا، "میں (اطاعت وفرمانبرداری میں) موافقت کے لحاظ سے اپنے مالک مولیٰ کے ساتھ....

مخالفت کے لحاظ سے اپنے نفس کے ساتھ....

(دوسروں کو) نصیحت (کرنے ..یا..خود قبول کرنے) کے لحاظ سے مخلوق کے ساتھ

....اور....

بقدرِ ضرورت، دنیا کے ساتھ ہوں۔"

(101) ایک حکیم نے چار (آسمانی) کتابوں سے چار باتیں منتخب کیں۔

(۱) توریت سے یہ کہ "جو شخص اس چیز پر راضی ہوگیا جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمائی تو وہ دنیا اور آخرت میں راحت پا گیا۔"

اور (۲) انجیل سے یہ کہ "جس نے خواہشات کو دبا لیا، وہ دنیا و آخرت میں عزت پا گیا۔"

اور (۳) زبور سے یہ کہ "جو لوگوں سے علحیدہ ہوگیا، وہ دنیا و آخرت میں نجات پا گیا۔"

اور (۴) قرآنِ مجید سے یہ کہ "جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی، وہ دنیا و آخرت میں سلامت رہا۔"

(102) حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں خدا کی قسم! میں جب بھی کسی آزمائش میں مبتلاء ہوا، اللہ تعالیٰ نے مجھے چار نعمتوں سے نوازا۔

(۱) وہ بلاء میرے کسی گناہ کا نتیجہ نہ تھی۔

(۲) وہ بلاء، دوسری بے شمار بلاؤں کے مقابلے میں چھوٹی تھی۔

(۳) میں نے اس کی بناء پر راضی برضاء رہنے کا ثواب حاصل کیا۔۔۔۔اور۔۔۔

(۴) اس صبر کی بدولت مجھے اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امیدِ واثق رہی۔

(103) حضرت عبداللہ بن مبارک (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ ایک صاحب فہم و فراست نے بے شمار احادیث جمع کیں، پھر ان میں سے چالیس ہزار کا انتخاب کیا، پھر ان میں سے بھی چار ہزار منتخب کیں، پھر ان میں سے چالیس کو الگ کیا، پھر آخرِ کار، ان میں سے چار کلمات کو علحیدہ کر لیا۔

(۱) کسی بھی حال میں عورت کو قابلِ اعتماد نہ مانا جائے۔

(۲) کسی بھی حال میں اپنے مال کی وجہ سے دھوکے میں مبتلاء نہ ہو۔

(۳) معدے پر اتنا بوجھ نہ ڈالو، جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا...اور...

(۴) اس علم کو جمع نہ رکھو کہ جو تیرے لئے نفع بخش نہ ہو۔"

(104) حضرت محمد بن احمد (رحمۃ اللہ علیہ) نے اللہ تعالیٰ کے قول (**وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ**) (اور سردار اور ہمیشہ عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے) کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ، "اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ (علیہ السلام) کو سردار فرمایا، حالانکہ آپ ایک بندے تھے، اس وجہ سے کہ آپ چار چیزوں پر غالب رہے تھے۔

(۱) خواہشات پر۔ (۲) ابلیس پر۔ (۳) زبان پر۔...اور... (۴) غصہ پر۔"

(105) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کا فرمان ہے کہ دین و دنیا اس وقت تک قائم ودائم رہیں گے، جب تک چار چیزیں باقی ہیں۔

(۱) جب تک اغنیاء، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں بخل سے کام نہ لیں گے۔

(۲) جب تک علماء اپنے علم کے مطابق عمل کرتے رہیں گے۔

(۳) جب تک جہلاء، نہ معلوم اشیاء کے بارے میں تکبر میں مبتلاء نہ ہوں گے۔...اور...

(۴) جب تک فقراء اپنی آخرت کو اس دنیا کے بدلے میں نہ بیچیں گے۔"

(106) سرکارِ نامدار (صلی اللہ علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت چار اشخاص کی بناء پر لوگوں کے چار گروہوں کے خلاف حجت قائم فرمائے گا۔

(۱) مالداروں کے گروہ پر، حضرت سلیمن بن داؤد (علیہ السلام) کے ذریعے۔

(۲)غلاموں کے گروہ پر حضرت یوسف (علیہ السلام) کی وجہ سے۔

(۳)بیماروں پر حضرت ایوب (علیہ السلام) کی بناء پر...اور...

(۴)غریبوں پر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے سبب سے۔''

(107) حضرت سعد بن بلال (رحمۃ اللہ علیہ) فرمایا کرتے تھے کہ ''بندہ جب گناہ کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنے چار انعامات کے دروازے بند نہیں فرماتا۔

(۱)اس سے رزق نہیں روکتا۔ (۲)اس سے صحت نہیں چھینتا۔ (۳)دوسروں پر اس کا یہ گناہ ظاہر نہیں ہونے دیتا...اور... (۴)اسے فوراً سزا میں مبتلاء نہیں فرماتا۔''

فائدہ:۔

کہنے کا مطلب یہ ہے کہ گناہ کے باوجود انعامات کی بارش اللہ تعالیٰ کی عادتِ کریمہ ہے، لھذا کوئی بھی ہرگز اسے اپنا کمال تصور نہ کرے اور نہ ہی اس کے باعث گناہ پر دلیر ہو۔

(108) حضرت حاتم اصم (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ ''جو شخص چار چیزوں کو چار مقامات پر پہنچنے تک اپنے سے دور رکھے وہ (ان شاء اللہ عزوجل ضرور) جنت پا لے گا۔

(۱)(ضرورت سے زائد) نیند کو قبر تک۔ (۲)غرور و تکبر کو میزان تک۔

(۳)راحت و آرام کو پلصراط تک۔...اور... (۴)خواہشات کو جنت تک۔''

(109) حضرت حامد لفاف (رحمۃ اللہ علیہ) کا ارشاد ہے، ''ہم نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں تلاش کرنا چاہا، لیکن ہم راستے سے بھٹک گئے، پھر ہم نے ان مطلوبہ اشیاء کو دیگر چار میں پالیا۔ (اس کی تفصیل یہ ہے کہ)

(۱)ہم نے مالداری کو مال میں تلاش کرنا چاہا، لیکن اسے قناعت میں پایا۔

(۲)ہم نے راحت کو ثروت میں ڈھونڈا، لیکن اسے مال کی کمی میں پایا۔

(۳)ہم نے لذت کو نعمتوں سے حاصل کرنا چاہا، لیکن اسے تندرستی میں

پایا...اور...

(۴) ہم نے رزق کو زمین میں تلاش کیا، لیکن اسے آسمان میں پایا۔"

(110) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کا فرمان ہے، "چار اشیاء ایسی ہیں کہ جو قلیل مقدار میں بھی کثیر ہیں۔

(۱) درد۔ (۲) تنگدستی۔ (۳) آگ۔...اور... (۴) دشمنی۔"

(111) حضرت حاتم اصم (رحمۃ اللہ علیہ) کا قول مبارک ہے کہ "چار چیزوں کی قدر، صرف چار قسم کے لوگ ہی بہتر جان سکتے ہیں۔

(۱) جوانی کی قدر، بوڑھے۔ (۲) خیریت وعافیت کی قدر، مصیبت میں مبتلاء حضرات۔ (۳) صحت کی قدر، بیمار...اور... (۴) زندگی کی قدر، مردے۔"

(112) رحمتِ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فرمان ہے، "جب قیامت کا دن آئے گا تو میزان قائم کیا جائے گا، پھر نمازیوں کو بلا کر میزانِ عمل کے مطابق اجر وثواب عطا کیا جائے گا۔ پھر روزہ داروں کو بلا کر انھیں بھی میزانِ عمل کے مطابق بدلہ دیا جائے گا۔ پھر اسی طرح حج کرنے والوں کو بھی میزان کے مطابق اَجر سے نوازا جائے گا۔

ان سب کے بعد دنیا میں مصیبت وآزمائش میں مبتلاء لوگوں کو بلایا جائے گا، لیکن ان کے لئے نہ تو میزان قائم کیا جائے گا...اور...نہ ہی نامۂ اعمال کھولے جائیں گے، بلکہ بغیر حساب وکتاب ہی انھیں اجر وثواب عطا کیا جائے گا۔ ان کی اس شان کو دیکھ کر دنیا میں عافیت سے رہنے والے تمنا کریں گے کہ کاش! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ملنے والے ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے ہم بھی ان کے درجے میں ہوتے۔"

(113) کسی حکیم کا قول ہے کہ "(بوقتِ موت اور اس کے بعد) چار قسم کی آزمائشیں، انسان کا استقبال کرتی ہیں۔

(۱) ملک الموت اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔

(۲) ورثاء کا اس کا مال سمیٹ لیتے ہیں۔

(۳) کیڑے مکوڑے اس کے جسم کو اپنی غذا بنا لیتے ہیں۔۔۔۔اور۔۔۔

(۴) بروزِ قیامت (حق تلفی کے دعویدار) اس کے دشمن، اس کے نیک اعمال پر قبضہ کر لیتے ہیں۔"

(114) کسی دانش مند کا قول ہے کہ

"جو خواہشاتِ نفسانی کی تکمیل میں لگا، وہ ضرور عورتوں کی طرف مائل ہوگا۔۔۔۔

جو مال جمع کرنے کے شوق میں مبتلاء ہوا وہ ضرور حرام کا منہ دیکھے گا۔۔۔۔

جو مسلمانوں کی خیر خواہی میں مصروف ہوا، اسے ان کی خاطر مدارت ضرور کرنی پڑے گی۔۔۔اور۔۔۔

جو عبادت میں مشغول ہونا چاہے، تو اسے ضرور علم حاصل کرنا پڑے گا۔

(115) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کا فرمان ہے، "اعمال میں سے چار خصلتوں کا اختیار کرنا مشکل ترین ہے۔

(۱) شدید غصے کے وقت معافی۔ (۲) تنگدستی کے باوجود سخاوت۔ (۳) تنہائی میں (باوجود گناہ پر قادر ہونے کے) پاک دامنی۔۔۔اور۔۔۔ (۴) جس سے کسی نفع کی امید۔۔یا۔۔کسی نقصان کا خوف ہو اس کے سامنے حق بات کہنا۔"

(116) زبور شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد (علیہ السلام) کی طرف وحی نازل فرمائی کہ "صاحب عقل وحکمت، چار اوقات سے خالی نہ رہے گا۔

(۱) ایک وقت وہ کہ جس میں اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔

(۲) دوسرا وقت وہ کہ جس میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔

(۳) تیسرا وقت وہ کہ جس میں ایسے دوستوں کے پاس جاتا ہے کہ جو اسے اس کے عیبوں پر خبردار کریں...اور...

(۴) چوتھا وقت وہ کہ جس میں وہ حلال اشیاء سے لذت حاصل کرتا ہے۔''

(117) کسی سمجھ دار کا کہنا ہے کہ ''بندوں سے تعلق رکھنے والی عبادات چار (امور میں منحصر) ہیں۔

(۱) وعدوں کو پورا کرنا۔

(۲) حدودِ الٰہی کی حفاظت کرنا۔

(۳) ہاتھ سے نکل جانے والی چیزوں پر صبر کرنا...اور...

(۴) موجودہ اشیاء پر راضی رہنا۔''

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پانچ امور پر مشتمل باتوں کا باب

(118) شافعِ روزِ جزاء (ﷺ) کا فرمان ہے کہ جو پانچ لوگوں میں سے کسی کی توہین کرے، اسے پانچ چیزوں میں نقصان اٹھانا پڑے گا۔

(۱) جس نے علماءِ حق کی توہین کی، وہ اپنے دین کا نقصان کرے گا۔

(۲) جس نے حکام کی توہین کی، وہ دنیا کا نقصان برداشت کرے گا۔

(۳) جس نے اپنے پڑوسی کی توہین کی، وہ ان کی طرف سے حاصل ہونے والے منافع سے محروم رہے گا۔

(۴) جس نے اپنے رشتہ داروں کی توہین کا ارتکاب کیا، وہ ان کی محبت سے دور ہو جائے گا۔۔۔اور۔۔۔

(۵) جس نے اپنے گھر والوں کی توہین کی، وہ پرسکون زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔"

(119) مخبرِ اعظم (ﷺ) کا فرمانِ عالیشان ہے کہ "میری امت پر عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ پانچ سے محبت کریں گے اور پانچ کو بھول جائیں گے۔

(۱) وہ دنیا سے محبت رکھیں گے، لیکن آخرت کو بھول جائیں گے۔

(۲) وہ مکانوں سے محبت رکھیں گے، لیکن قبر کو بھول جائیں گے۔

(۳) وہ مال ومتاع سے محبت رکھیں گے، لیکن حساب وکتاب کو بھول جائیں گے۔

(۴) وہ اہل وعیال سے محبت رکھیں گے، لیکن حور وغلماں کو بھول جائیں گے۔۔۔اور۔۔۔

(۵) وہ اپنی ذات سے محبت رکھیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ کو بھول جائیں گے۔"

پھر فرمایا،''وہ مجھ سے بری ہیں اور میں ان سے بیزار ہوں۔''

(120) آقائے نامدار (ﷺ) کا فرمان ہے کہ''جب اللہ تعالیٰ کسی کو پانچ نعمتیں عطا فرماتا ہے تو اسے پانچ مزید عطا فرما دیتا ہے۔

(۱) جسے شکر کی توفیق عطا کرے، اسے نعمتوں میں زیادتی بھی عطا فرماتا ہے۔

(۲) جسے دعا کا تحفہ دے، اسے قبولیت کا انعام بھی عطا فرماتا ہے۔

(۳) جسے استغفار کا شعور عطا فرمائے، اس کے لئے مغفرت کا پروانہ بھی جاری فرما دیتا ہے۔

(۴) جسے توبہ کی توفیق عطا فرمائے، اسے قبولیت کا شرف بھی عطا فرماتا ہے... اور...

(۵) جسے صدقہ و خیرات کا جذبہ دیتا ہے، اسے قبولیت کی سعادت سے بھی نوازتا ہے۔''

(121) حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ارشاد فرماتے ہیں کہ''اندھیرے پانچ ہیں، جن کے چراغ بھی پانچ ہی ہیں۔

(۱) دنیا کی محبت تاریکی ہے اور اس کا چراغ تقویٰ و پرہیزگاری ہے۔

(۲) گناہ، اندھیرا ہے اور اس کا چراغ توبہ ہے۔

(۳) قبر تاریک ہے اور اس کا چراغ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (کا ذکر) ہے۔

(۴) آخرت بھی اندھیروں پر مشتمل ہے اور اس کا چراغ، نیک اعمال ہیں... اور...

(۵) پل صراط اندھیرا ہے اور اس کا چراغ، (اللہ عزوجل اور اس کے حبیب ﷺ کی ذات پر) یقین رکھنا ہے۔''

(122) حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے کہ "اگر مجھے لوگوں کی طرف سے اپنی جانب علمِ غیب کے دعویٰ کرنے کا خوف نہ ہوتا تو میں پانچ قسم کے افراد کے بارے میں یقینی طور پر گواہی دیتا کہ وہ اہلِ جنت سے ہیں۔

(۱) اہل وعیال رکھنے والا، فقیر مسلمان۔

(۲) وہ عورت کہ جس سے اس کا شوہر راضی ہو۔

(۳) وہ عورت کہ جو خوش دلی کے ساتھ اپنا مہر، شوہر کو بخش دے۔

(۴) وہ شخص کہ جس سے اس کے ماں باپ راضی ہوں۔...اور...

(۵) گناہوں سے خالص توبہ کرنے والا۔"

(123) حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) فرمایا کرتے تھے کہ "متقین کی پانچ نشانیاں ہیں۔

(۱) وہ صرف ایسے لوگوں کے ساتھ ہم نشینی اختیار کریں گے جو ان کی اصلاح کرتے رہیں۔

(۲) وہ اپنی شرم گاہ اور زبان پر غالب رہیں گے۔

(۳) جب انھیں دنیاوی لحاظ سے کوئی بڑی نفع بخش چیز حاصل ہوگی تو اسے اپنے لئے وبال محسوس کریں گے... جب کہ اگر آخرت سے متعلق کوئی قلیل شے بھی حاصل ہوگی تو اسے بہت بڑی غنیمت تصور کریں گے۔

(۴) وہ حرام کی آمیزش کے خوف کے سبب حلال سے بھی پیٹ کو نہیں بھریں گے ...اور...

(۵) وہ تمام لوگوں کے بارے میں اخروی نجات کا گمان رکھیں گے جب کہ اپنے متعلق ہلاکت کا۔"

(124) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ "اگر لوگوں میں پانچ بر
عادتیں نہ ہوتیں تو سب کے سب صالحین میں شمار ہوتے۔

(۱) اپنی جہالت پر قناعت کر لینا۔ (۲) دنیا پر حریص ہونا۔ (۳) اللہ تعالیٰ کے
عطا کردہ فضل وکمال میں بخل سے کام لینا۔ (۴) عمل میں ریاء کاری سے کام
لینا... اور... (۵) اپنی رائے ومشورے کے بارے میں غرور وتکبر میں مبتلاء ہونا۔"

(125) تمام علماء (رضی اللہ عنہم) کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے
محبوب (ﷺ) کو پانچ کرامتوں سے نوازا۔

یعنی آپ کو..

(۱) نام۔ (۲) جسم۔ (۳) عطاء وبخشش۔ (۴) خطاء... اور... (۵) رضاء.......
سے عظیم ومکرم فرمایا۔

☆ نام سے اس طرح کہ آپ کو وصفِ رسالت کے ساتھ نداء فرمائی (یعنی یوں
خطاب ہوا... **یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ**)، لیکن آپ کو نام کے ساتھ کسی بھی مقام پر نداء نہ فرمائی جیسا کہ
دیگر انبیاء (علیہم السلام) مثلاً آدم ونوح وابراہیم (علیہما السلام) وغیرھم کو نام کے ساتھ پکارا گیا۔

☆ جسم سے اس طرح کہ آپ نے جب بھی دعا فرمائی، اللہ تعالیٰ نے بنفس
نفیس اس کا جواب مرحمت فرمایا، جب کہ دیگر انبیاء (علیہ السلام) کے ساتھ یہ معاملہ نہ رہا۔

☆ اور عطاء کے ساتھ یوں کہ "اللہ تعالیٰ نے آپ کو بغیر سوال کے بکثرت عطاء
فرمایا۔ (ارشاد ہوتا ہے **اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ**) (اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا
فرمائیں)"

☆ خطاء کے ساتھ یوں کہ "آپ کے کسی گناہ وخطاء سے قبل ہی عفو ودرگزر کا ذکر
فرما دیا، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے، "**عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ** (اللہ تمہیں معاف کرے۔ التوبہ ۴۳)"

☆اور رضاء کا معاملہ یہ کہ "اللہ تعالیٰ نے نہ تو کبھی آپ کا فدیہ رد فرمایا اور نہ ہی صدقہ ونفقہ وغیرہ...جیسا کہ اسے باقی انبیاء (علیہم السلام) پر لوٹایا گیا۔"

(126) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہ) کا ارشاد ہے کہ پانچ عادتیں ایسی ہیں کہ کوئی انھیں اختیار کرلے تو دنیا وآخرت میں سعادت مند ہو جائے۔

(۱) وقتاً فوقتاً، لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا ورد کرتا رہے۔

(۲) جب کسی مصیبت میں مبتلاء ہو تو انا للہ وانا الیہ راجعون ..اور..لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے۔

(۳) جب کسی نعمت کو پائے تو اس کا شکرادا کرتے ہوئے الحمد للہ رب العلمین کہے۔

(۴) جب کسی (جائز) کام کا آغاز کرے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے...اور...

(۵) جب اس سے کسی گناہ کا ارتکاب ہوجائے تو یوں کہے، استغفر اللہ العظیم واتوب الیہ (یعنی میں اللہ العظیم سے مغفرت طلب کرتے ہوئے اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔)"

(127) حضرت حسن بصری (رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے کہ توریت شریف میں (یہ) پانچ (عظیم) کلمات لکھے ہوئے ہیں۔

(۱) مالداری، قناعت میں پوشیدہ ہے۔

(۲) سلامتی مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کرنے میں چھپی ہوئی ہے۔

(۳) عزت وحرمت، نفسانی خواہشات کے ترک میں پنہاں ہے۔

(۴) حقیقتاً نفع تو طویل مدت میں حاصل ہوگا (یعنی آخرت میں)...اور...

(۵) صبر تو فقط مختصر مدت تک ہے۔ (یعنی صرف دنیا میں)"

(128) رحمتِ عالم (ﷺ) کا فرمان ہے کہ "پانچ سے قبل، پانچ کو غنیمت جانو۔

(۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔ (۲) صحت کو بیماری سے پہلے۔ (۳) مالداری کو تنگدستی سے پہلے۔ (۴) زندگی کو موت سے پہلے۔...اور...(۵) "فراغت کو مصروفیت سے پہلے۔"

(129) حضرت یحیٰ بن معاذ رازی (رحمۃ اللہ علیہ) کہا کرتے تھے کہ،

"جو اپنے پیٹ کو بہت زیادہ بھرتا رہے گا، اس کا گوشت بھی زیادہ ہوگا....اور....
جس کا گوشت زیادہ ہوگا، اس کی شہوات بھی زیادہ ہوں گی.....اور....
جس کی شہوات زیادہ ہوں گی، اس کے گناہ بھی کثیر ہوں گے.....اور.....
جس کے گناہ کثیر ہوئے، اس کا دل سخت ہو جائے گا.....اور.....
جس کا دل سخت ہو گیا وہ دنیا کی آفات و زینت میں غرق ہو جائے گا۔"

(130) حضرت سفیان ثوری (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ "فقراء اور مالداروں نے پانچ پانچ چیزوں کو اختیار کیا ہے۔

فقراء نے جن پانچ کو منتخب کیا وہ یہ ہیں۔

(۱) (آخرت میں) نفس کی راحت (۲) (اخروی غور و تفکر کے لئے) دل کی فراغت۔ (۳) رب کی عبادت۔ (۴) حساب کی قلت۔...اور...(۵) بلند درجات۔"

جب کہ اغنیاء نے ان پانچ کا انتخاب کیا۔

(۱) جسم کے لئے (دنیاوی مشقت) (۲) (دنیوی امور میں) دل کی مشغولیت (۳) دنیا کمانے میں مصروفیت۔ (۴) بروزِ قیامت، حساب و کتاب میں شدت...اور...(۵) نچلے درجات۔"

(131) حضرت عبداللہ انطا کی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ ''پانچ چیزیں، دل کی دواء ہیں۔

(۱) نیک لوگوں کی محافل میں شرکت۔(۲) قرآنِ کریم کی قراءت۔(۳) شکم کو خالی رکھنا۔(۴) رات کو اٹھ کر نماز پڑھنا...اور...(۵) رات کے آخری حصہ میں بارگاہِ الٰہی میں رونا وگڑگڑانا۔''

(132) جمہور علماء فرماتے ہیں کہ ''فکر کی پانچ قسمیں ہیں (جن سے پانچ قسم کے انعامات حاصل ہوتے ہیں)۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں غور کرنا۔اس سے توحید اور اس پر یقین کا انعام حاصل ہوتا ہے۔

(۲) اللہ عزوجل کی نعمتوں پر غور و تفکر کرنا۔اس سے محبتِ الٰہی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کے اخروی انعامات کے وعدوں پر غور کرنا۔اس سے (نیک اعمال) کی رغبت حاصل ہوتی ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ کی وعیدوں کے بارے میں تفکر۔اس سے خوف وہیبت پیدا ہوتے ہیں...اور...

(۵) عبادت وفرمانبرداری کے سلسلے میں اپنے نفس کی سستی وکاہلی پر غور کرنا، اس سے حیاء وشرم پیدا ہوتی ہے۔''

(133) کسی دانشور کا قول ہے کہ تقوی کے حصول میں پانچ گھاٹیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جو انھیں عبور کرنے سعادت حاصل کرلے وہ صفتِ تقویٰ سے متصف ہو جائے گا۔

(۱) نعمت پر شدت کو ترجیح دے۔(۲) راحت وآرام پر، کوشش ومحنت کو فوقیت

دے۔(۳)تکبر پر ،ذلت کو مقدم رکھے۔(۴)فضول گوئی پر ،سکوت کو اہمیت دے۔۔۔اور۔۔۔(۵)زندگی پر،موت کوفوقیت دے۔"

(134) رحمتِ عالم(ﷺ)سے مروی ہے کہ(پانچ چیزیں،پانچ کی حفاظت کرتی ہیں۔)

(۱)سرگوشی،راز کی۔(۲)صدقہ،مال کی۔(۳)اخلاص،اعمال کی۔
(۴)سچ،کلام کی۔۔۔اور۔۔۔(۵)مشورہ،رائے کی۔"

(135) شہہِ انبیاء(ﷺ)کا فرمانِ عالیشان ہے،"مال جمع کرنے میں پانچ آفتیں ہیں۔

(۱)اس کے جمع کرنے میں تھکن وپریشانی کا شکار ہونا۔
(۲)اس کی حفاظت میں،اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوجانا۔
(۳)اس کے چوری ہوجانے کا خوف میں مبتلاء ہونا۔
(۴)جمع کرنے والے کے لئے لوگوں کی طرف سے بخیل نام رکھے جانے کا احتمال پیدا ہونا۔۔۔اور۔۔۔
(۵)اس کی بناء پر نیک لوگوں سے جدائی کا واقع ہونا۔"

جب کہ انسے اپنے سے جدا کرنے میں پانچ انعامات حاصل ہوتے ہیں۔
(۱)اس کی طلب میں مارے مارے پھرنے سے نفس کو راحت ملنا۔
(۲)اس کی حفاظت کی ذمہ داری نہ ہونے کی بناء پر،اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے فراغت کا حاصل ہونا۔
(۳)اس کے چوری ہونے۔۔یا۔۔چھن جانے سے بے خوفی کا حصول۔
(۴)لوگوں کی طرف سے کریم وسخی کا لقب حاصل ہونا۔۔۔اور۔۔۔

(۵)اس کے جدا ہونے کی وجہ سے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کا موقع میسر آنا۔"

(136) حضرت حاتم اصم (رحمۃ اللہ علیہ) پانچ مواقع کے علاوہ جلد بازی شیطان کی جانب سے ہے، جب کہ ان مواقع پر جلد بازی، نبی کریم (ﷺ) کی سنت مبارکہ ہے۔

(۱) مہمان کے آنے پر کھانے کا اہتمام کرنے میں۔

(۲) کسی کے فوت ہو جانے پر کفن، دفن کا انتظام کرنے میں۔

(۳) لڑکی کے بالغ ہو جانے پر، اس کی شادی کرنے میں۔

(۴) قرضہ ادا کرنے میں۔...اور...

(۵) گناہ کا ارتکاب ہو جانے پر توبہ کرنے میں۔"

(137) حضرت محمد بن دوری (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ "شیطان پانچ باتوں کی وجہ سے بد بخت ہوا۔

(۱) اس نے اپنے گناہ کا اقرار نہ کیا۔

(۲) نہ اس خطاء پر نادم ہوا۔

(۳) نہ ہی اس نے اس نافرمانی پر اپنے آپ کو ملامت کی۔

(۴) نہ ہی اس نے توبہ کا ارادہ کیا۔...اور...

(۵) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو گیا۔"

اس کے برعکس حضرت آدم (علیہ السلام) پانچ باتوں کی بناء پر سعادت مند ہوئے۔

(۱) آپ نے اپنی خطاء کا اقرار کیا۔

(۲) اس پر ندامت کا اظہار فرمایا۔

(۳)اس کی بناء پر اپنے آپ کو ملامت فرمائی۔

(۴)توبہ میں جلدی کی۔۔۔اور۔۔۔

(۵)اللہ عزوجل کی رحمتِ بے پایاں سے مایوس نہ ہوئے۔"

(138) حضرتِ شفیق بلخی (رحمۃ اللہ علیہ) فرمایا کرتے تھے کہ "تم پانچ خصلتوں کو لازمی طور پر اختیار کرو اور پھر اس پر استقامت سے عامل بھی رہو۔

(۱)اللہ تعالیٰ کی اتنی عبادت کرو، جتنا تم اس کی طرف محتاج ہو۔(یعنی ہمیشہ عبادت کرتے رہو کیونکہ مذکور محتاجی کبھی بھی ختم نہیں ہو سکتی)

(۲)دنیا سے اتنا ہی حاصل کرو، جتنا تم نے اس میں رہنا ہے۔

(۳) گناہ اتنے ہی کرو، جتنا عذاب سہنے کی طاقت ہے۔

(۴)زادِ راہ اتنا اکٹھا کرو، جتنا تم نے قبر میں ٹھہرنا ہے۔۔۔اور۔۔۔

(۵)جنت کے جس درجے میں قیام کی خواہش ہو اس کے لئے اتنا ہی عمل کرو۔"

(139) حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) فرمایا کرتے تھے کہ "

میں نے تمام دوستوں کو اچھی طرح ملاحظہ کیا، لیکن زبان کی حفاظت سے زیادہ کسی کو افضل نہ پایا۔

میں نے تمام لباسوں کی جانچ پڑتال کی، لیکن لباسِ ورع وتقویٰ سے زیادہ کسی کو اعلیٰ نہ پایا۔

میں نے ہر قسم کے مال کا مشاہدہ کیا، لیکن قناعت سے بڑھ کر کسی مال کو نہ پا سکا۔

میں نے ہر قسم کی نیکی کو بغور دیکھا، لیکن نصیحت سے بلند مرتبہ کسی کو نہ پایا۔۔۔اور۔۔

مین نے بے شمار کھانے دیکھے، لیکن کسی بھی کھانے کو صبر سے زیادہ لذیذ نہ پایا۔"

(140) ایک عقلمند کا قول ہے کہ ''زہد، پانچ خصلتوں کا نام ہے۔
(۱) اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا۔ (۲) مخلوقِ خدا سے کنارہ کشی اختیار کرنا۔ (۳) عمل میں اخلاص کا خیال رکھنا۔ (۴) لوگوں کی طرف سے ظلم وزیادتی برداشت کرنا... اور... (۵) جو کچھ قبضے میں ہو اس پر قناعت کرنا۔''

(141) ایک عابد نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس طرح مناجات کی،

''یاالٰہی! لمبی امیدوں نے مجھے دھوکے میں مبتلاء کر دیا.....
دنیا کی محبت نے مجھے ہلاکت کے گہرے گڑھے میں گرا دیا......
شیطان نے مجھے گمراہ کر دیا.....
برائی کا بڑا حکم دینے والے نفس نے مجھے اظہارِ حق سے روک دیا.....
اور... برے ساتھیوں نے گناہوں میں میری معاونت کی.....
پس اے مدد فرمانے والے! میری مدد فرما..... کیونکہ اگر تو نے ہی مجھ پر رحم نہ فرمایا تو تیرے علاوہ اور کون ہے جو مجھ پر کرم نوازی کرے۔''

(142) حضرت یحییٰ بن معاذ رازی (رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنی مناجات میں عرض کی،''

اے ربِ کریم! تیری مناجات کے بغیر یہ رات حسین وخوشگوار نہیں ہوسکتی۔
تیری اطاعت کے بغیر دن بارونق نہیں ہوسکتا۔
تیرے ذکر کے بغیر دنیا پیاری نہیں ہوسکتی۔
تیرے عفو کے بغیر، آخرت اچھی نہیں ہوسکتی۔
اور... تیرے دیدار کے بغیر، جنت میں کچھ بھی مزہ پیدا نہیں ہوسکتا۔''

چھ امور پر مشتمل باتوں کا باب

(143) رحمتِ کونین (ﷺ) چھ چیزیں، چھ مقامات پر اجنبی کی مانند ہیں۔

(۱) مسجد، اس قوم کے درمیان جو نماز کے لئے اس میں حاضر نہیں ہوتے۔
(۲) قرآنِ پاک، اس گھر میں جہاں کے رہنے والے اس کی تلاوت نہیں کرتے۔

(۳) قرآنِ عظیم، اس حافظ کے سینے میں جو فاسق وفاجر ہو۔
(۴) مسلمان نیک عورت، جو کسی ظالم وبداخلاق مرد کے نکاح میں ہو۔
(۵) مسلمان پرہیزگار مرد، جو کسی خسیس وبداخلاق عورت سے نکاح کر بیٹھے...اور...

(۶) عالمِ دین، جو کسی ایسی قوم میں ہو کہ جو اس کی کسی نصیحت پر کان نہیں دھرتے۔"

آپ فرماتے ہیں کہ بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ ان چھ قسم کے لوگوں پر نظرِ رحمت نہ فرمائے گا۔"

(144) شفیعِ امت (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں کہ "چھ قسم کے افراد ایسے ہیں کہ جن پر میری، اللہ عزوجل کی اور ہر مقبولِ دعا پیغمبر کی لعنت ہے۔
(۱) قرآنِ عظیم میں کمی بیشی کرنے والا۔
(۲) اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا منکر۔
(۳) زبردستی حاکم بن جانے والا، تاکہ جسے اللہ تعالیٰ نے عزت سے نوازا، اسے ذلیل کرے...اور...جسے ذلت دی اسے معزز بنائے۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو محترم بنایا، ان کی بے حرمتی کا ارتکاب کرنے والا۔

(۵) اللہ تعالیٰ کی طرف سے محترم ٹھہرائی گئی میری اولاد کی توہین کرنے والا... اور...

(۶) میری سنت کو جان بوجھ کر ترک کرنے والا....

اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت ان میں سے کسی کو بھی نظرِ رحمت سے نہ دیکھے گا۔"

(145) حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ "ابلیس تیرے سامنے ہے... نفس تیری سیدھی جانب ہے... خواہشات تیری الٹی طرف ہیں... دنیا تیرے پیچھے ہے... اعضاء، تیرے چاروں طرف ہیں... اور... اللہ تبارک وتعالیٰ تیرے اوپر ہے۔ یعنی اپنی قدرت کے لحاظ سے، نہ کہ کسی جگہ میں موجود ہونے کے اعتبار سے۔

پس ابلیس (اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے) تجھے ترکِ دین کی دعوت دیتا ہے....

نفس تجھے نافرمانی کی طرف بلاتا ہے....

خواہشات، تجھے شہوت کی طرف کھینچتی ہیں....

دنیا تجھے خود کو آخرت پر ترجیح دینے کی ترغیب دیتی ہے....

اعضاء تجھے گناہوں کی جانب گھسیٹتے ہیں.... اور....

اللہ تبارک وتعالیٰ تجھے جنت اور مغفرت کی جانب دعوت دیتا ہے۔

چنانچہ اب..........

جو ابلیس کا کہنا مانے، اس سے اس کا دین چھن جائے گا....

جو اپنے نفس کی اطاعت کرے، اس سے روحانیت نکل جائے گی....

جس نے خواہشات کی پیروی کی اس کی عقل جاتی رہے گی....

جس نے دنیا کو اختیار کیا، اس کی آخرت برباد ہو جائے گی....
جس نے اعضاء کا کہا مانا، اسے جنت سے محروم ہونا پڑے گا....اور.....
جس نے اپنے رب کریم کی دعوت کو قبول کیا، تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائیاں جمع فرما دے گا۔''

(146) حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کا فرمان ہے کہ ''اللہ عزوجل نے چھ چیزوں کو چھ چیزوں میں پوشیدہ فرمایا ہے۔

(۱) اپنی رضاء کو طاعت و فرمانبرداری میں۔(۲) اپنے غضب کو نافرمانی میں۔(۳) اسمِ اعظم کو قرآن میں۔(۴) شبِ قدر کو رمضان میں۔(۵) درمیانی نماز (یعنی عصر) کو، دیگر نمازوں میں۔...اور...(۶) روزِ قیامت کو، دیگر دنوں میں۔''

(147) حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ''مؤمن چھ قسم کے خوفوں میں گھرا رہتا ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان کے چھین لئے جانے کا خوف۔

(۲) نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتوں کی طرف سے ان اعمال کو درج کر لینے کا خوف کہ جو بروزِ قیامت ذلت و رسوائی کا سبب بنیں۔

(۳) شیطان کی جانب سے اعمال کے برباد کر دیئے جانے کا خوف۔

(۴) ملک الموت کی طرف سے اچانک روح قبض کر لئے جانے کا خوف۔

(۵) دنیا کی جانب سے دھوکے میں مبتلاء کرنے ..اور.. آخرت سے غافل کر دینے کا خوف...اور...

(۶) اپنے اہل و عیال کی طرف سے اپنی جانب متوجہ کر لینے کے باعث اللہ عزوجل کے ذکر سے غافل ہو جانے کا خوف۔''

(148) حضرتِ علی (رضی اللہ عنہ) کا فرمان ہے کہ ''جس نے چھ خصلتیں جمع کیں، اسے نہ جنت کی طلب کی حاجت ہے..اور..نہ ہی جہنم میں داخلے کا خوف۔

(۱) جس نے اللہ عزوجل کو پہچانا، پھر اس کا فرمانبردار رہا۔

(۲) جس نے شیطان کو پہچانا، پھر اس کی نافرمانی کی۔

(۳) جس نے آخرت کو پہچانا، پھر اس کی طلب میں لگ گیا۔

(۴) جس نے دنیا کو پہچانا، پھر اسے دنیاداروں کے لئے چھوڑ دیا۔

(۵) جس نے حق کو پہچانا، پھر اس کی اتباع کی...اور...

(۶) جس نے باطل کو پہچانا، پھر اس سے اجتناب کیا۔''

(150) آپ ہی کا فرمان ہے کہ ''حقیقتاً نعمتیں صرف چھ ہیں۔

(۱) اسلام۔(۲) قرآن۔(۳) اللہ عزوجل کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) (۴) (دنیا وآخرت میں ہلاک کر دینے والے امور سے) عافیت۔(۵) عیوب کی پردہ پوشی...اور...(۶) لوگوں سے بے نیازی.....''

(151) حضرت یحییٰ بن معاذ رازی (رحمۃ اللہ علیہ) فرمایا کرتے تھے،''

علم عمل کا رہنما ہے.....

سمجھنا علم کا برتن ہے....

عقل، بھلائی کی قائد ہے....

خواہش، گناہوں کی سواری ہے.....

مال، متکبرین کی چادر ہے.....

دنیا، آخرت کا بازار ہے.....

(152) بُزُرجمہر کا قول ہے کہ ''چھ نعمتیں، تمام دنیا کے برابر ہیں۔

(۱)پسندیدہ کھانا۔(۲) نیک اولاد۔(۳)ہر معاملے میں تعاون کرنے و
بیوی۔(۴)مستحکم گفتگو۔(۵)عقل کا کامل ہونا۔...اور...(۶)بدن کی تندرستی۔"

(153) حضرت حسن بصری (رحمۃ اللہ علیہ) کا مقولہ ہے کہ

"اگر ابدال نہ ہوتے تو زمین اور اس میں موجود تمام چیزیں زمین میں دھنس جاتیں۔

اگر نیک لوگ نہ ہوتے تو تمام گناہ گار ہلاک ہو جاتے۔
اگر علماء نہ ہوتے تو تمام لوگ، جانور کی مثل ہو جاتے۔
اگر بادشاہ وحکمران نہ ہوتے تو بعض، بعض کو ہلاک کر دیتے۔
اگر احمق نہ ہوتے تو دنیا کی پر فریب رونقیں بھی نہ ہوتیں۔
اور اگر ہوا نہ ہوتی تو ہر شے بدبودار ہو جاتی۔

(154) کسی حکیم کا قول ہے کہ

"جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا، وہ زبان کی لغزش سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔
جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا خوف نہیں رکھتا، اس کا دل حرام اور مشتبہ چیزوں سے نجات نہیں پا سکتا۔
جو مخلوق سے مایوس نہ ہو، طمع سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔
جو اپنے عمل کی حفاظت کا شعور نہیں رکھتا، وہ ریاء سے نہیں بچ سکتا۔
جو شخص اللہ عزوجل پر بھروسہ کر کے اپنے دل کی بے نیازی کے ساتھ نگہبانی نہ کرے، وہ حسد سے محفوظ نہ رہے گا....اور....
جو علم وعمل میں خود سے افضل واعلیٰ کی طرف نظر نہ کرے وہ عجب وخود پسندی سے دور نہیں رہ سکتا۔"

(155) حضرت حسن بصری (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ ''چھ باتوں کی وجہ سے لوگوں کے قلوب میں فساد پیدا ہوتا ہے۔

(۱) وہ توبہ کی امید پر گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔

(۲) وہ علم سیکھتے ہیں، لیکن اس پر عمل نہیں کرتے۔

(۳) جب کسی بات پر عمل کرتے ہیں تو اس میں اخلاص قائم نہیں رکھ سکتے۔

(۴) وہ اللہ عزوجل کا رزق کھاتے ہیں، لیکن شکر ادا نہیں کرتے۔

(۵) وہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر دل سے راضی نہیں رہتے۔...اور...

(۶) وہ اپنے مردے دفن کرتے ہیں، لیکن ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔''

(156) آپ ہی کا قول ہے، ''جس نے دنیا حاصل کرنے کا ارادہ کیا اور اسے آخرت پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ اسے چھ قسم کی سزائیں دیتا ہے۔ جن میں سے تین کا تعلق دنیا سے..اور..تین کا آخرت سے ہے۔

وہ سزائیں جن کا تعلق دنیا سے ہے، یہ ہیں۔

(۱) ایسی امیدوں کا شکار ہو جاتا ہے کہ، جن کی کوئی انتہاء نہ ہو۔ (۲) ایسی شدید حرص میں مبتلاء ہو جاتا ہے کہ جس کے باعث کسی بھی چیز میں قناعت نصیب نہ ہو...اور...(۳) اس سے عبادت کی لذت و مزہ چھین لیا جاتا ہے۔

اور وہ سزائیں، جن کا تعلق آخرت سے ہے، یہ ہیں۔

(۱) قیامت کی دہشت میں گرفتاری۔ (۲) سخت ترین حساب۔ ...اور...(۳) طویل حسرت....مقدر بن جاتی ہے۔''

(157) حضرت احنف بن قیس (رحمۃ اللہ علیہ) کا فرمان ہے کہ ''حاسد کے لئے کوئی راحت نہیں....جھوٹے کے لئے مروت نہیں....بخیل کے لئے کوئی حیلہ

نہیں....حکمرانوں کے لئے وفائے عہد نہیں....بداخلاق کے لئے سرداری نہیں....اور....قضائے الٰہی کو بدلنے والا کوئی نہیں۔''

(158) کسی ذہین شخص سے پوچھا گیا کہ کیا کوئی ایسا ذریعہ ہے کہ جس سے توبہ کرنے والا جان لے کہ میری توبہ قبول ہوئی..یا..نہیں؟......فرمایا،''توبہ کی قبولیت کے بارے میں کوئی حتمی بات تو نہیں کہہ سکتے ہاں اس کی چند نشانیاں ضرور ہیں۔

(۱)وہ اپنے آپ کو گناہ سے محفوظ و معصوم نہیں جانے گا۔

(۲)وہ اپنے دل (کی مسرتوں) کو غیر موجود اور غم و فکر کو حاضر دیکھے گا۔

(۳)وہ نیک لوگوں سے قریب رہے گا اور بروں سے دور بھاگے گا۔

(۴)وہ قلیل دنیا کو کثیر اور کثیر عملِ آخرت کو قلیل گمان کرے گا۔

(۵)وہ اپنے دل کو ان امور کی تکمیل میں مشغول دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جن کی ذمہ داریاں اس پر عائد کی گئی ہے (جیسے عبادات کی ادئیگی وغیرہ) اوران امور سے فارغ پائے گا کہ جن کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لی ہے (جیسے رزق کی فراہمی وغیرہ)۔ ...اور...

(۶)وہ اپنی زبان کی حفاظت کرنے والا، ہمیشہ فکر مند رہنے والا..اور..غم وندامت کو لازم کر لینے والا بن جائے گا۔''

(159) حضرت یحییٰ بن معاذ رازی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں،''میرے نزدیک عظیم ترین دھوکہ یہ ہے کہ

انسان بغیر ندامت کے، معافی کی امید پر، گناہوں پر دلیر ہوتا چلا جائے...

بغیر اطاعت کے اللہ تعالیٰ کے قرب کی امید رکھے...

جہنم کا بیج بو کر جنت کی کھیتی کی توقع کرے...

گناہوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندوں کے مقام تک پہنچنے کی تمنا کرے...

بغیر عمل کے بہترین جزاء کا منتظر رہے...اور...

کثیر خطاؤں پر دوام کے باوجود اللہ تعالیٰ کی جانب سے فقط عفوودرگزر کا یقین رکھے۔''

(160) حضرت احنف بن قیس (رحمۃ اللہ علیہ) سے دریافت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے بندوں کو دی گئی سب سے اعلیٰ نعمت کون سی ہے؟...فرمایا''طبعی عقل۔ ؎

عرض کی گئی، اگر یہ نہ عطا کی گئی ہو؟...فرمایا''تو ادبِ صالح۔''....

پوچھا گیا، اگر یہ بھی نہ ہو تو؟...فرمایا''پھر ہم ذہن وہم طبیعت ساتھی۔''...

دریافت کیا گیا،''اگر یہ بھی نہ ہو تو؟...فرمایا''تو اچھی بری بات کی نگہبانی کرنے والا دل۔''...

عرض کی،''اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو؟...فرمایا''تو پھر طویل خاموشی۔''....

عرض کی، اگر یہ نعمت بھی نہ ملی ہو تو؟....فرمایا''تو پھر موت کا حاضر ہو جانا۔''

؎ :۔ کیونکہ اس کے باعث شرعی احکام کی معرفت سے قبل ہی انسان بے شمار بری چیزوں سے ان کی برائی محسوس کر کے بچنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

سات امور پر مشتمل باتوں کا باب

(161) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ سرکارِ نامدار (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا، ''سات قسم کے افراد ایسے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ انھیں اس روز عرش کا سایہ عطا فرمائے گا کہ جس دن کہیں بھی سایہ نہ ہوگا۔''

(۱) عادل حکمران۔

(۲) وہ نوجوان، جس نے اپنی جوانی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں صرف کی۔

(۳) وہ شخص کہ جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور پھر اللہ عزوجل کے خوف کے باعث اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئیں۔

(۴) وہ شخص کہ جس کا دل مسجد سے آنے کے باوجود اس کی جانب مائل رہے حتیٰ کہ وہ دوبارہ وہاں پہنچ جائے۔

(۵) وہ شخص کہ راہِ الٰہی میں اس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ اس کی بائیں جانب کو خبر نہ ہو کہ دائیں جانب نے کیا کیا۔

(٦) وہ دو اشخاص جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر، ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں...اور...

(۷) وہ شخص کہ جسے کوئی صاحبِ حسن و جمال عورت برائی کے لئے اپنی جانب بلائے اور وہ انکار کرتے ہوئے کہے کہ میں اپنے رب سے ڈرتا ہوں۔''

(162) حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ بخیل، سات آفتوں میں کسی ایک سے ہرگز خالی نہیں ہوسکتا۔

(۱) اس کی موت کے بعد اس کے مال کا وارث ایسا شخص ہوگا جو مال کو ان کاموں میں خرچ کرے گا، جن کا اللہ عزوجل نے حکم نہیں دیا (یعنی فضول وحرام کاموں

س)... یا...

(۲) اللہ تعالیٰ اس پر کسی ظالم حاکم کو مسلط کردے گا جو اسے ذلیل کرنے کے بعد اس کا مال ضبط کرلے گا... یا...

(۳) اس پر نفسانی خواہشات کی ایسی یلغار ہوگی کہ جن کی تکمیل میں مال برباد ہوجائے گا... یا...

(۴) اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ فلاں خراب و ویران زمین میں کوئی عمارت وغیرہ بنائے، چنانچہ وہ اس طرح مال ضائع کردے گا... یا...

(۵) اس پر دنیاوی آفتوں میں سے کوئی آفت اچانک آئے گی، مثلاً مال کا ڈوب جانا، چوری ہوجانا، جل جانا یا اس سے ملتی جلتی کوئی آفت۔... یا...

(۶) اسے کوئی دائمی مرض لاحق ہوجائے گا جس کا علاج کروانے میں یہ مال خرچ ہوجائے گا۔...اور یا پھر...

(۷) وہ اس مال کو کسی جگہ دفنائے گا اور پھر اسے یاد ہی نہ رہے گا کہ میں نے مال کہاں دفنایا تھا، چنانچہ اس سے (ہمیشہ کے لئے) محروم ہوجائے گا۔"

(163) حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ"

جو بہت زیادہ ہنستا ہے، اس کی ہیبت کم ہوجاتی ہے...

جو لوگوں کو حقیر و کمتر سمجھے گا، لوگ اسے بھی ایسا ہی جانیں گے...

جو جس کام میں کثرت سے مشغول ہوگا، لوگ اسے اس ہی کام سے پہچانیں گے...

جو کلام کی کثرت کرے گا، اسے رسوائی کا سامنا بھی زیادہ کرنا پڑے گا۔...

جس شخص کی رسوائی زیادہ ہوگی، اس کی حیاء اتنی ہی قلیل ہوگی...

جس کی حیاء جتنی قلیل ہوگی، اس کا تقویٰ و پرہیزگاری بھی اتنی ہی کم ہوتی جائے گی...اور

جس کی پرہیزگاری قلیل ہوگئی، اس کا دل موت کا شکار ہو جائے گا۔"

(164) حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) سے اللہ تعالیٰ کے قول "**وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا** ط (اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا)" کی تفسیر کے بارے میں منقول ہے کہ "وہ خزانہ ایک سونے کی تختی تھی، جس پر سات باتیں درج تھیں۔

(۱) مجھے اس پر تعجب ہے کہ جس نے موت کو جانا، پھر بھی ہنستا مسکراتا ہے۔

(۲) مجھے اس پر تعجب ہے کہ جس نے فانی دنیا کی معرفت حاصل کی اور پھر اس میں رغبت محسوس کرتا ہے۔

(۳) مجھے اس پر تعجب ہے کہ جو یہ جانتا ہے کہ تمام امور، تقدیرِ الٰہی کے تحت ہیں، پھر بھی اس دنیا کے لئے غمگین ہوتا ہے۔

(۴) مجھے اس پر تعجب ہے کہ جو جانتا ہے کہ آخرت میں حساب دینا ہے اور پھر بھی مال جمع کرتا ہے۔

(۵) مجھے اس پر تعجب ہے کہ جو جہنم کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے، لیکن پھر بھی گناہ کرتا ہے۔

(۶) مجھے اس پر تعجب ہے کہ جو اللہ عزوجل کو یقینی طور پر جانتا ہے، لیکن پھر ذکر اس کے غیر کا کرتا ہے...اور...

(۷) مجھے اس پر تعجب ہے کہ جو جنت کو یقیناً جانتا ہے، لیکن وہ دنیا سے آرام وسکون حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے...اور...مجھے اس پر تعجب ہے کہ جس نے شیطان کو اپنا

دشمن مانا لیکن پھر بھی اس کی اطاعت کرتا ہے۔"

(165) کسی نے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے سوال کیا کہ وہ کیا چیز ہے جو آسمان سے زیادہ بھاری، زمین سے زیادہ وسیع، سمندر سے زیادہ گہری، پتھر سے زیادہ سخت، آگ سے زیادہ گرم، زمہریر[1] سے زیادہ سرد... اور... زہر سے زیادہ کڑوی ہے؟....

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا، "مخلوقِ خدا پر بہتان تراشی آسمان سے زیادہ سخت ......حق، زمین سے زیادہ وسیع......قناعت پسند دل، سمندر سے زیادہ گہرا......قلبِ منافق، پتھر سے زیادہ سخت......ظالم حکمران، آگ سے زیادہ گرم......کسی کمینے کا محتاج ہونا، زمہریر سے زیادہ سرد....اور....صبر، زہر سے زیادہ کڑوا ہے۔"

فائدہ:۔

کمینے کا منہ دیکھنا سرد ترین، اس اعتبار سے فرمایا کہ اس کے سامنے ہر قسم کی فریاد، اس کی سرد مہری کی بناء پر بے اثر ہو جاتی ہے۔

(166) مخبرِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہے کہ "دنیا اس کا گھر ہے، جس کا کوئی گھر نہیں..اور..اس کا مال ہے، جس کا کوئی مال نہیں..اور..اس کے لئے وہی جمع کرے گا، جسے کوئی عقل نہیں..اور..اس کی شہوات میں وہی مشغول ہو گا، جسے کچھ بھی سمجھ حاصل نہیں..اور..اس کا تعاقب وہی کرے گا، جو بالکل جاہل ہے..اور..اس کے لئے وہی حسد میں مبتلاء ہوگا، جو دانائی سے خالی ہے..اور..اس کے لئے وہی کوشش کرے گا، جسے (اخروی نعمتوں کے بارے میں) یقین کی دولت حاصل نہیں۔"

(167) حضرت جابر بن عبداللہ الانصاری (رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا،

---

[1]:۔ وہ سرد ترین طبقہ کہ جہاں بخارات پہنچ کر اولے اور برف بن جاتے ہیں۔

''مجھے جبرائیل، پڑوسی کے بارے میں ہمیشہ تاکید فرماتے رہے حتیٰ کہ میں گمان کیا کہ اسے وراثت میں حصہ دار ٹھہرادیا جائے گا۔

اور مجھے عورتوں کے بارے میں بھی شدید تاکید کرتے رہے حتیٰ کہ میں گمان کیا کہ عنقریب انھیں طلاق دینا حرام کردیا جائے گا۔

اور مجھے غلاموں کے بارے میں مسلسل وصیت کرتے رہے، حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ ان کے لئے ایک وقت مقرر کردیا جائے گا، جس وقت پر وہ آزاد ہو جائیں گے۔

مجھے مسواک کی بار بار وصیت فرماتے رہے حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ وہ فرض کر دی جائے گی۔

مجھے باجماعت نماز کی تاکید فرماتے رہے حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ اللہ تعالیٰ صرف باجماعت نماز ہی قبول فرمائے گا۔

مجھے رات کی نماز کی وصیت فرماتے رہے حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ رات میں سونا ہی جائز نہیں۔

مجھے اللہ عزوجل کے ذکر کی تلقین کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ مجھے کوئی بھی بات اس وقت تک نفع نہ دے گی جب تک کہ اس کے ساتھ ذکرِ الٰہی نہ ملالیا جائے۔''

(168) رحمتِ عالم (ﷺ) فرماتے ہیں کہ ''سات قسم کے افراد ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جن کی طرف بروزِ قیامت نہ تو نظر فرمائے گا اور نہ ہی انھیں پاک وصاف فرمائے گا..اور..انھیں جہنم میں داخل کرے گا۔

(۱) بدفعلی کرنے اور کروانے والا۔(۲) اپنے ہاتھ سے غسل واجب کرنے والا۔(۳) جانوروں سے وطی کرنے والا۔(۴) عورت سے اس کے پچھلے مقام میں جماع کرنے والا۔(۵) ایک وقت میں دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنے والا۔(۶) اپنے پڑوسی

کی بیوی سے زناء کرنے والا۔...اور...(۷) اپنے پڑوسی کو اذیت دینے والا حتی کہ وہ اسے لعنت کرنے لگ جائے۔"

(169) رسولِ اکرم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا، "اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے جانے والے کے علاوہ سات شہید مزید ہیں۔

(۱) پیٹ کی بیماری میں مبتلاء ہو کر مرنے والا۔(۲) ڈوب کر جاں بحق ہونے والا۔(۳) نمونیا میں مبتلاء ہو کر مرنے والا۔(۴) مرض طاعون کے باعث مرنے والا۔(۵) جل کر مرنے والا۔(۶) کسی چیز کے نیچے دب کر ہلاک ہونے والا...اور...(۷) بچے کی پیدائش کے وقت مرنے والی عورت۔"

(170) حضرت ابنِ عباس (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ عقلمند شخص پر لازم ہے کہ وہ سات چیزوں کو سات پر فوقیت دے۔

(۱) غریبی کو امیری پر۔(۲) ذلت کو عزت پر۔(۳) عاجزی کو تکبر پر۔(۴) بھوکے رہنے کو پیٹ بھرنے پر۔(۵) غم کو خوشی پر۔(۶) دنیاوی لحاظ سے کم مرتبہ رکھنے والے کو بلند مرتبہ پر۔...اور...(۷) موت کو زندگی پر۔"

آٹھ امور پر مشتمل باتوں کا باب

(171) رحمت عالم (ﷺ) کا فرمان ہے کہ "آٹھ چیزیں، آٹھ چیزوں سے سیر نہیں ہوسکتیں۔

(۱) آنکھ، دیکھنے سے۔(۲) زمین، بارش سے۔(۳) عورت، مرد سے۔(۴) عالمِ دین، علم سے۔(۵) مانگنے والا، سوال سے۔(۶) حریص، جمع کرنے سے۔(۷) سمندر، پانی سے۔۔۔اور۔۔(۸) آگ، لکڑیوں سے۔"

(172) حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ آٹھ چیزیں، دیگر آٹھ کے لئے زینت ہیں۔

(۱) پرہیزگاری، فقر کی۔(۲) شکر، نعمت کی۔(۳) صبر، بلاء ومصیبت کی۔(۴) حلم وبردباری، علم کی۔(۵) ذلت برداشت کرنا، طالب علم کی۔(۶) کثرت سے رونا، خوف کی۔(۷) احسان نہ جتانا، احسان کی۔۔۔اور۔۔(۸) خشوع وخضوع، نماز کی۔"

(173) حضرتِ عمر (رضی اللہ عنہ) ارشاد فرماتے تھے کہ "جو شخص فضول گوئی سے پرہیز کرتا ہے، اسے حکمت عطا کی جاتی ہے۔

اور...جس نے بیکار ادھر ادھر نظر ڈالنا چھوڑ دیا، اسے خشوعِ قلب سے نوازا جاتا ہے۔

اور...جو ضرورت سے زیادہ کھانا ترک کردے، اسے عبادت کی لذت بخشی جاتی ہے۔

اور...جو بے کار ہنسنا چھوڑ دے، اسے ہیبت عطا کی جاتی ہے۔

اور...جو مزاح ترک کردے، اسے خوبصورتی ونورانیت سے نوازا جاتا ہے۔

اور...جس نے محبتِ دنیا سے کنارہ کشی اختیار کی ،اسے الفتِ آخرت بخش دی جاتی ہے۔

اور...جو دوسروں کے عیوب ونقائص پر نگاہ ڈالنا چھوڑ دے،اسے اپنے عیبوں کی اصلاح کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔

اور...جس نے اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک کے بارے میں تجسس کو ترک کر دیا،اسے منافقت سے دور رکھا جاتا ہے۔"

(174) حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) ارشاد فرماتے ہیں کہ "عارفین کی آٹھ نشانیاں ہیں۔

(۱،۲)ان کا دل خوف وامید کے ساتھ ہوتا ہے...(۳،۴)ان کی زبان حمد وثناء سے تر رہتی ہے...(۵،۶)ان کی آنکھوں میں حیاء اور کثرتِ بکاء کے اثرات نظر آتے ہیں۔...(۷،۸)ان کے ارادوں میں ترک ورضاء یعنی ترکِ دنیا اور رضائے الٰہی دونوں پائے جاتے ہیں۔..."

(175) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کا فرمان ہے کہ "آٹھ چیزوں میں،آٹھ چیزوں کے بغیر کوئی بھلائی وبہتری نہیں۔

(۱)نماز میں،خشوع وخضوع کے بغیر۔(۲)روزے میں،لغویات سے پرہیز کے بغیر۔(۳)قراءتِ قرآن میں،غور وتفکر کے بغیر۔(۴)علم میں،پرہیز گاری کے بغیر۔(۵)مال میں،سخاوت کے بغیر۔(۶)اخوت وبھائی چارے میں،حفظ مراتب کے بغیر۔(۷)نعمت میں،دوام وہمیشگی کے بغیر۔..اور..(۸)دعاء میں،اخلاص کے بغیر۔"

نو امور پر مشتمل باتوں کا باب

(176) مخبر صادق (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے موسیٰ عمران سے توریت میں فرمایا کہ "تمام خطاؤں کی اصل تین چیزیں ہیں۔

(۱) تکبر۔ (۲) حسد۔...اور...(۳) حرص۔

پھران سے مزید چھ برائیاں جنم لیتی ہیں، اس طرح یہ نو ہو جاتی ہیں۔

وہ چھ ...(۱) پیٹ بھر کر کھانا کھانا۔ (۲) حاجت سے زائد سونا۔ (۳) ضرورت سے زیادہ آرام کرنا۔ (۴) مال کی محبت میں گرفتار ہونا۔ (۵) اپنی تعریف وتوصیف کو پسند کرنا۔..اور..(۶) منصب وریاست کو محبوب رکھنا..... ہیں۔"

(177) حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ "بندوں کی تین قسمیں ہیں۔.اور..ہر قسم کے لئے تین نشانیاں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔

ایک قسم تو ان عبادت گزاروں کی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت، اس کے خوف کی وجہ سے کرتے ہیں۔

دوسری قسم اُن عبادت گزاروں کی ہے کہ جو اس کی عبادت، حصول رحمت کی امید پر کرتے ہیں۔

تیسری قسم ان عبادت گزاروں کی ہے کہ جو عبادت کو اللہ تعالیٰ کی محبت کی بناء پر اختیار کرتے ہیں۔

پس پہلی قسم والوں کی تین نشانیاں ہیں۔

(۱) وہ اپنے آپ کو حقیر وکمتر گمان کرتے ہیں۔ (۲) اپنی نیکیوں کو بہت کم سمجھتے ہیں۔...اور...(۳) اپنی برائیوں کو بہت زیادہ خیال کرتے ہیں۔

دوسری قسم والوں کی بھی تین نشانیاں ہیں۔

(۱)وہ تمام حالات میں لوگوں کے پیشوا تسلیم کئے جاتے ہیں۔

(۲)وہ تمام لوگوں میں دنیاوی مال ومتاع کے اعتبار سے سخاوت میں بڑھ کر ہوتے ہیں۔۔اور۔۔

(۳)اللہ تعالیٰ کی ذاتِ کریم کے ساتھ ان کا حسنِ ظن تمام مخلوقات سے بڑھ کر ہوتا ہے۔

اور...تیسری قسم کے حضرات کی بھی تین ہی نشانیاں ہیں۔

(۱)ہر اس چیز کو راہِ خدا میں دے دیتے ہیں کہ جو انھیں محبوب ہوتی ہے، کیونکہ انھیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے بعد کسی چیز کی پرواہ نہیں رہتی۔

(۲)اپنے رب کی رضاء کے حصول کے لئے ،اپنے نفس پر خوب سختی کرتے ہوئے نیک اعمال کرتے ہیں۔۔اور۔۔

(۳)ہر قسم کے حالات میں اپنے مالک ومولیٰ کے امر ونہی (یعنی مختلف امور کے ارتکاب کے حکم۔۔یا۔۔ان سے ممانعت) کو پیشِ نظر رکھتے ہیں۔"

(178) حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ شیطان کی اولاد نو ہیں۔

(۱)زَلِیتُون۔(۲)وَثِین۔(۳)لَقُوس۔(۴)زَغوَان۔(۵)هفَّاف۔(۶)مُرَّة۔

(۷)مُسَوِط۔(۸)دَاسِم۔۔۔اور۔۔۔(۹)وَلهَان۔

پس........

زَلِیتُون...بازاروں پر مقرر ہے،اور وہاں اپنا جھنڈا گاڑے رہتا ہے۔

وَثِین...لوگوں کو ناگہانی آفات میں مبتلاء کرنے کے لئے مقرر ہے۔

لَقُوس... آتش پرستوں پر مقرر ہے۔

دَغوان... حکمرانوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

هفّاف... شرابیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

مُرّة... گانے باجے، گانے بجانے والوں پر مقرر ہے۔

مُسَوِّط... افواہیں عام کرنے پر مقرر ہے۔ وہ انھیں لوگوں کی زبانوں پر جاری کروادیتا ہے، لیکن وہ اس کی ابتداء نہیں پاتے۔

دَاسِم... گھروں میں مقرر ہے۔ اگر صاحبِ خانہ گھر میں داخل ہو کر سلام اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل رہ جائے، تو یہ ان گھر والوں کے درمیان لڑائی جھگڑا پیدا کر دیتا ہے، حتیٰ کہ طلاق.. یا.. خلع.. یا.. مار پیٹ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

اور.... **وَلْهَان**... وضو، نماز اور دیگر عبادات میں وسوسے ڈالنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔''

(179) حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ''جو پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر پابندی کے ساتھ ادا کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے نو کرامتوں سے نوازتا ہے۔

(۱) اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ (۲) اس کے بدن کو صحت مند و تندرست فرمادیتا ہے۔ (۳) فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ (۴) اس کے گھر میں برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ (۵) اس کے چہرے پر نیک لوگوں کے آثار نمایاں ہوجاتے ہیں۔ (۶) اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نرم فرمادیتا ہے۔ (۷) وہ پل صراط سے چمکتی ہوئی بجلی کی مانند گزر جائے گا۔ (۸) ربِ کریم اسے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائے گا۔... اور... (۹) اللہ تعالیٰ اسے (جنت میں) ان لوگوں کا پڑوس عطا فرمائے گا کہ جن پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

(180) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''رونا، تین

جوہات کی بناء پر ہوتا ہے۔

(۱)عذابِ الٰہی کے خوف سے۔(۲)اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ڈر سے۔..اور..(۳)(محبوب سے)جدائی کے خوف سے۔

پہلی قسم کا رونا، گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

دوسرا عیوب کے لئے باعثِ طہارت ہوتا ہے۔

اور... تیسرا درجہ ولایت اور رضائے الٰہی کے حصول کا سبب بنتا ہے۔

پھر گناہوں کے کفارے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ انسان عذاباتِ الٰہیہ سے نجات پا جاتا ہے۔

اور...گناہوں سے پاک وصاف ہونے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اسے جنت میں ٹھکانا اور بلند درجات عطا کئے جاتے ہیں۔

اور...اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ ساتھ درجہ ولایت کے حصول کا فائدہ یہ ہوگا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضاء، اس کی اور فرشتوں کی زیارت..اور..زیادتی فضیلت سے نوازا جائے گا۔

دس امور پر مشتمل باتوں کا باب

(181) سرکارِ نامدار (ﷺ) کا فرمانِ عالیشان ہے کہ تم مسواک کو لازم پکڑ لو کیونکہ اس میں دس بہترین فائدے ہیں۔

(۱) منہ کو صاف کرتی ہے۔ (۲) رب کو راضی کرتی ہے۔ (۳) شیطان کو ناراض کرتی ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین اس سے محبت کرتے ہیں۔ (۵) مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔ (۶) بلغم کو دور کرتی ہے۔ (۷) صفرہ کو مٹاتی ہے۔ (۸) آنکھوں کی روشنی میں اضافہ کرتی ہے۔ (۹) منہ کی بدبو کو دور کرتی ہے۔..اور..(۱۰) یہ (انبیاء (علیھم السلام)) کی سنت ہے۔"

پھر فرمایا، "مسواک کے ساتھ نماز، بغیر مسواک کی ستر نمازوں سے افضل ہے۔"

(182) حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ "جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دس خصلتوں سے نوازے تو وہ تمام آفات و بلیات سے نجات پا جاتا ہے..اور..مقربین کے درجہ میں ہونے کے ساتھ ساتھ متقین کا درجہ بھی پالیتا ہے۔

(۱) قناعت پسند دل کے ساتھ ساتھ دائمی طور پر سچ بولنا۔ (۲) پیہم شکر کے ساتھ ساتھ صبر کامل۔ (۳) زہد کے ساتھ ساتھ دائمی فقر۔ (۴) بھوکے پیٹ کے ساتھ ساتھ طویل و مسلسل فکر آخرت۔ (۵) خوفِ خدا اور دائمی غم۔ (۶) منکسر المزاج بدن اور کوششِ مسلسل۔ (۷) رحم اور اس کے ساتھ ہمیشہ کے لئے نرمی۔ (۸) حیاء کے ساتھ ساتھ محبت والفت۔ (۹) علمِ نافع اور دائمی حلم و بردباری۔...اور...(۱۰) کامل عقل اور دائمی ایمان۔"

(183) حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ "دس چیزیں، دس چیزوں کے بغیر سنورنے سے محروم رہتی ہیں۔

(۱)عقل، بغیر تقویٰ کے۔(۲)فضیلت، بغیر علم کے۔(۳) کامیابی، بغیر خوف خدا کے۔(۴)حکمران، بغیر عدل وانصاف کے۔(۵)خاندانی شرافت، بغیر ادب کے۔(۶)خوشی، بغیر امن کے۔(۷)مالداری، بغیر سخاوت کے۔(۸)فقر، بغیر قناعت کے۔(۹)بلندی وبرتری، بغیر عاجزی کے۔...اور...(۱۰)جہاد، بغیر توفیق کے۔"

(184) حضرت عثمان ابن عفان (رضی اللہ عنہ) فرماتے تھے کہ "رائیگاں ترین دس چیزیں ہیں۔

(۱)وہ عالمِ دین کہ جس سے سوال نہ کیا جائے۔

(۲)وہ علم کہ جس پر عمل نہ کیا جائے۔

(۳)وہ درست رائے کہ جسے قبول نہ کیا جائے۔

(۴)وہ ہتھیار کہ جسے استعمال نہ کیا جائے۔

(۵)وہ مسجد کہ جس میں نماز نہ ادا کی جائے۔

(۶)وہ مصحف شریف کہ جس سے پڑھا نہ جائے۔

(۷)وہ مال کہ جسے راہِ خدا میں خرچ نہ کیا جائے۔

(۸)وہ گھوڑا جس پر سوار نہ ہوا جائے۔

(۹)زہد وترکِ دنیا کی وہ معلومات، جو ایسے شخص کے پیٹ میں ہوں کہ جو دنیا کے حصول کا ارادہ رکھتا ہو...اور...

(۱۰)ایسی طویل عمر کہ جس میں سفر آخرت کے لئے زادِراہ اکٹھا نہ کیا جائے۔"

(185) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کا مقولہ ہے کہ "دس چیزیں بہترین ہیں۔

(۱)علم، بہترین میراث ہے۔(۲)ادب، بہترین پیشہ ہے۔(۳)تقویٰ، بہترین زادِ راہ ہے۔(۴)عبادت، بہترین سامان ہے۔(۵)نیک عمل،

بہترین رہنما ہے۔(۶) حسنِ خلق، بہترین ساتھی ہے۔(۷) حلم، بہترین وزیر ہے۔(۸) قناعت، بہترین غناء ہے۔(۹) توفیق، بہترین مدد ہے۔ ...اور... (۱۰) موت بہترین ادب سکھانے والی ہے۔"

(186) رحمتِ کونین (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں کہ "میری امت میں سے دس افراد ایسی ہیں کہ جو کفار سے مشابہہ ہیں، اگرچہ وہ خود کو مؤمن گمان کرتے ہیں۔

(۱) ناحق قتل کرنے والا۔(۲) جادوگر۔(۳) بے غیرت، جو اپنی اہل پر غیرت نہیں کھاتا۔(۴) زکوۃ ادا نہ کرنے والا۔(۵) شراب پینے والا۔(۶) جس پر حج فرض ہوا، لیکن اس نے ادا نہ کیا۔(۷) فتنہ وفساد کی کوشش کرنے والا۔(۸) حربی کافروں کا ہتھیار بیچنے والا۔(۹) عورت سے اس کی دبر میں وطی کرنے والا...اور...(۱۰) اپنی محارم سے نکاح کرنے والا۔

اگر ان مذکورہ اعمال کو حلال جانے تو یقیناً کافر ہے۔

(187) رسولِ مقبول (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں کہ

"آسمان اور زمین میں کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہوسکتا، جب تک کہ اللہ تعالیٰ سے وصل کی دولت نہ حاصل کرلے....اور....

اسے وصول کی دولت میسر نہیں ہوسکتی جب تک کامل مسلمان نہ بن جائے ....اور....

وہ اس وقت تک مسلمان کامل نہیں ہوسکتا، جب تک کہ دوسرے لوگ اس کے ہاتھ اور زبان سے محفوظ نہ ہوجائیں....اور....

وہ اس وقت تک انھیں خود سے سلامتی فراہم نہیں کرسکتا، جب تک کہ علم حاصل نہ کرلے...اور...

وہ اس وقت تک صاحبِ علم نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اپنے علم پر عمل نہ کرے...اور...

اسے اپنے علم پر عمل پیرا ہونے کی سعادت اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی، جب تک کہ وہ دنیا سے کنارہ کشی اختیار نہ کرے...اور...

وہ حقیقتاً تارکِ دنیا نہیں ہو سکتا جب تک کہ تقویٰ نہ حاصل کر لے...اور...

وہ اس وقت تک متقی نہیں ہو سکتا، جب تک کہ عاجزی وانکساری اختیار کرنے والا نہ ہو...اور...

وہ اس وقت تک منکسر المزاج نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے نفس کی مکمل طور پر معرفت نہ حاصل کر لے...اور...

اسے نفس کی معرفت اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک وہ کلام کرنے سے پہلے غور وتفکر کی عادت نہ ڈال لے۔"

(188) منقول ہے کہ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی (رحمۃ اللہ علیہ) نے ایک فقیہہ کو دیکھا کہ دنیا میں رغبت رکھتا ہے۔آپ نے اس فرمایا،

"اے صاحب علم وسنت! تمہارے محلات میں قَیصَرِیَّت نظر آتی ہے...

تمہارے گھروں میں کَسرَوِیَّت کی جھلک ہے....تماری اقامت گاہیں فَارُوِنیَّت سے بھر پور ہیں....تمہارے دروازوں میں طَالُوتِیَّت نمایاں ہے....تمہارے لباس جَالُوتِیَّت ظاہر کرتے ہیں....تمہارے طور طریقے شَیطَانِیَّت سے بھرے ہوئے ہیں....تماری جاگیریں فِرعَونِیَّت کا منظر پیش کر رہی ہیں....تمہارے قاضیوں سے عَاجِلِیَّت کا اظہار ہو رہا ہے....تمہارے اصحابِ رشوت غَشَّاشِیَّت کا شکار ہیں....تمہاری موتیں جَاھِلِیَّت کا نمونہ ہیں......تو میں سے سوال کرتا ہوں کہ تمہاری "مُحَمَّدِیَّت" کہاں چلی گئی؟......."

فائدہ:۔

قیصریت، شاہانِ روم قیصر کی طرف منسوب شے کو کہتے ہیں، یونہی کسرویت، شاہانِ ایران کسریٰ کی طرف....قارونیت، قارون کی طرف....طالوتیت، طالوت (بنی اسرائیل کے ایک سردار) کی طرف....جالوتیت، جالوت (بنی اسرائیل کا دشمن ایک کافر) کی طرف....شیطانیت، شیطان کی طرف....فرعونیت، فرعون کی طرف....عاجلیت (بمعنی جلد بازی، ہوسِ زر)، عاجل (لالچی وہوسِ مال رکھنے والے) کی طرف....غشاشیت (بمعنی مکاری)، غشاش (مکار) کی طرف....جاہلیت، جاہل کی طرف....اور....محمدیت، پیارے آقا محمد مصطفیٰ (ﷺ) کی طرف منسوب ہے۔

(189) کسی صاحبِ حکمت کا قول ہے کہ دس قسم کے افراد میں، دس قسم کی عادتوں کی موجودگی، اللہ تعالیٰ کو غضبناک کرتی ہے۔

(۱) اغنیاء میں بخل کی۔(۲) فقراء میں تکبر وغرور کی۔(۳) علماء میں طمع ولالچِ دنیا کی۔(۴) عورتوں میں قلتِ حیاء کی۔(۵) بوڑھوں میں، الفتِ دنیا کی۔(۶) جوانوں میں سستی وکوتاہی کی۔(۷) حکمرانوں میں، ظلم کی۔(۸) جہاد کرنے والوں میں، بزدلی کی۔(۹) زاہدوں میں، عجب وخود پسندی کی....اور....(۱۰) عبادت گزاروں میں، ریاء ونمائش کی۔"

(190) رحمتِ عالم (ﷺ) کا ارشاد ہے کہ عافیت کی دس قسمیں ہیں۔ جن میں سے پانچ کا تعلق دنیا سے اور پانچ کا آخرت سے ہے۔ جو پانچ دنیا سے تعلق رکھتی ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) علم۔(۲) عبادت۔(۳) رزقِ حلال۔(۴) مصیبت پر صبر۔(۵) نعمتِ الٰہی کے حصول پر شکر۔

اور جن پانچ کا تعلق آخرت سے ہے، وہ یہ ہیں۔

(۶) بوقتِ موت، ملک الموت (علیہ السلام) کا لطف ورحمت کے ساتھ تشریف لانا (۷) قبر میں منکر نکیر کا خوفزدہ نہ کرنا۔ (۸) قیامت کی ہولناک وعظیم گھبراہٹ سے محفوظ رہنا۔ (۹) نیکیوں کا قبول ہونا اور برائیوں کا مٹا دیا جانا۔۔۔اور۔۔۔ (۱۰) پل صراط پر سے چمکتی بجلی کی طرح گزر کر سلامتی کے ساتھ، داخل جنت ہو جانا۔''

(191) حضرت ابوالفضل (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے دس نام تجویز فرمائے ہیں۔

(۱) قرآن۔ (۲) فرقان۔ (۳) کتاب۔ (۴) تنزیل۔ (۵) ھدی۔ (۶) نور۔

(۷) رحمت۔ (۸) شفاء۔ (۹) روح۔۔۔اور۔۔۔ (۱۰) ذکر۔

پس ان میں سے قرآن وفرقان وکتاب وتنزیل تو مشہور ہیں۔

اور رہ گیا معاملہ ھدی ونور ورحمت وشفاء کا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ط (اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ھدایت اور رحمت۔ یونس ۵۷)

وَقَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ مُّبِیْنٌ ط (بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ مائدہ ۱۵)

اور قرآن کو روح کہنا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا،

وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ط (اور یونہی ہم نے تمہیں وحی بھیجی، ایک جانفزا چیز اپنے حکم سے۔ شوریٰ ۵۲)

اور ذکر نام کی دلیل یہ قولِ باری تعالیٰ ہے کہ

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ ط (اور اے محبوب ہم نے تمہارے

طرف یہ یادگار اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کر دو۔ النحل ۴۴)

(192) حضرت حکیم لقمان (رضی اللہ عنہ) نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا، ''میرے پیارے بیٹے! حکمت یہ ہے کہ تو ان دس باتوں پر ضرور عمل کرے۔

(۱) اپنے مردہ دل کو (ذکرِ الٰہی اور اخروی امور میں غور وتفکر کے ذریعے) زندہ کر۔ (۲) مساکین کی مجالس اختیار کر۔ (۳) حکمرانوں کی صحبت سے بچ۔ (۴) حقیر سمجھے جانے والوں کو عزت دے۔ (۵) غلاموں کو آزاد کر۔ (۶) غریب الوطن مسافروں کو ٹھکانہ فراہم کر۔ (۷) فقیر کی مدد کر کے اسے دوسروں سے بے نیاز کر دے۔ (۸) اہلِ عزت وشرف کی (تعظیم کے ذریعے) عزت میں اضافہ کر۔ (۹) (منصف ونیک) سرداروں کی (حوصلہ افزائی کے ذریعے) سرداری بڑھا... اور... (۱۰) ان تمام امور کو مال سے افضل جان۔

کیونکہ یہ خوف سے نجات... جنگ میں سامانِ جہاد... نفع حاصل کرنے کے وقت قیمتی مال... (بروزِ قیامت) ہول کے طاری ہونے کے وقت بہترین شفیع... یقین کے تمام ہونے کے وقت، نفس کے لئے اچھی دلیل... اور... جب لباس کے ذریعے پردہ ممکن نہیں، اس وقت (عیوب ونقائص کے لئے) بہترین پردہ ہے۔''

(193) کسی صاحبِ عقل کا فرمان ہے کہ ''عقلمند شخص کے لئے مناسب ہے کہ جب توبہ کرے تو دس کام ضرور کرے۔''

(۱) زبان سے استغفار۔ (۲) دل سے ندامت کا اظہار۔ (۳) بدن کو (معصیت ونافرمانی) سے باز رکھنا۔ (۴) اس بات کا پختہ ارادہ کہ آئندہ اس گناہ کو دوبارہ نہ کرے گا۔ (۵) آخرت سے محبت۔ (۶) دنیا سے بغض ونفرت۔ (۷) قلتِ کلام۔ (۸) علم کے حصول اور عبادت کے لئے فراغت کی غرض سے کھانے، پینے میں کمی۔ (۹) قلیل نیند ...اور... (۱۰) توبہ فقط اللہ عزوجل کے خوف کی وجہ سے ہو (مخلوق کے ڈر... یا... دنیا کا کوئی فائدہ

ں نظر نہ ہو)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ''کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ☆ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ۔ وہ رات میں کم سویا کرتے ہیں اور پچھلی رات استغفار کرتے۔''

(194) حضرت انس (رضی اللہ عنہ) فرمایا کرتے تھے کہ زمین، روزانہ دس باتوں کی نداء کرتی ہے۔

(۱) اے ابن آدم! آج تو میری پیٹھ پر دنیا کے لئے کوششوں میں مصروفِ عمل ہے، لیکن یاد رکھ کہ آخرِ کار تیرا ٹھکانا، میرا پیٹ ہوگا۔

(۲) آج تو میری پیٹھ پر اللہ عزوجل کی نافرمانیوں میں مشغول ہے لیکن یاد رکھ کہ تجھے میرے اندر عذاب دیا جائے گا۔

(۳) آج تو میری پشت پر قہقہے لگا رہا ہے لیکن یہ بھی یاد رکھ کہ تجھے میرے پیٹ میں رونا پڑے گا۔

(۴) آج تو میری پشت پر خوشیاں منانے میں مصروف ہے، حالانکہ تو میرے شکم میں غم میں مبتلاء ہوگا۔

(۵) آج تو میری پیٹھ پر مال جمع کرتا پھر رہا ہے، لیکن کل میرے اندر اس پر شدت سے ندامت محسوس کرے گا۔

(۶) آج تو میری پشت پر حرام کھا رہا ہے، لیکن کل میرے پیٹ میں تجھے کیڑے مکوڑے کھائیں گے۔

(۷) آج تو میری پیٹھ پر فخر کر رہا ہے، لیکن کل میرے شکم میں ذلت ورسوائی کا سامنا کرے گا۔

(۸) آج تو مجھ پر بڑی خوشی سے چل رہا ہے، لیکن کل مجھ میں بڑی غمگین حالت

میں اتارا جائے گا۔

(۹) آج تو میرے اوپر روشنیوں میں چل پھر رہا ہے، لیکن کل تجھے میرے اندھیروں میں چھوڑ دیا جائے گا...اور...

(۱۰) آج تو پوری جماعت کے ساتھ مجھ پر چلتا ہے، لیکن کل مجھ میں بالکل تنہا ڈالا جائے گا۔"

(195) رحمتِ مجسم (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں کہ "جو کثرت کے ساتھ ہنسے اسے دس آفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(۱) اس کا دل مردہ ہوجاتا ہے۔(۲) چہرے کی رونق ختم ہوجاتی ہے۔(۳) شیطان اس کا مذاق اڑاتا ہے۔(۴) اللہ عزوجل اس پر غضبناک ہوتا ہے۔(۵) بروزِ قیامت اس سے حساب لیا جائے گا۔(۶) میں اس سے اپنا چہرہ پھیر لوں گا۔(۷) فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔(۸) زمین وآسمان والے اس سے بغض ونفرت رکھتے ہیں۔(۹) وہ ہر شے کو بھول جائے گا (یعنی حافظہ کمزور ہوجائے گا۔)...اور...(۱۰) بروزِ قیامت شرمندہ ہونا پڑے گا۔"

(196) حضرت حسن بصری (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ، ایک عبادت گزار نوجوان کے ساتھ بصرہ کی گلیوں اور بازاروں سے گزر رہا تھا کہ اچانک ہم نے ایک طبیب کو دیکھا کہ کرسی پر براجمان ہے اور اس کے سامنے بہت سے مرد، عورتیں اور بچے بیٹھے ہیں۔ ان سب کے ہاتھوں میں پانی سے بھری شیشیاں تھیں اور ان میں سے ہر ایک اپنی بیماری کے لئے دواء کی درخواست کر رہا تھا۔

جب ہم قریب پہنچے تو میرے ساتھی نوجوان نے آگے بڑھ کر اس سے کہا کہ "اے طبیب! کیا تیرے پاس کوئی ایسی دواء ہے کہ جو گناہوں کو دھو دے...اور...دل

کے امراض میں مبتلاء کو شفاء بخشے۔''اس نے کہا،''ہاں ہے۔''نوجوان نے کہا،''تو پھر مجھے عنایت کر۔''اس نے جواب دیا کہ''اس کا نسخہ دس اشیاء پر مشتمل ہے۔

(۱) فقر اور عاجزی وانکساری کے درخت کی جڑیں لو۔

پھر.... (۲) اس میں توبہ کا ھلیلہ (ہڑ، ایک دوا کا نام) ملالو۔

پھر... (۳) اسے رضائے الٰہی کی کھرل میں ڈالو۔

اور... (۴) قناعت کے دستے سے خوب اچھی طرح پیس لو۔

پھر... (۵) اسے تقویٰ و پرہیز گاری کی دیگ میں ڈال دو۔

اور... (۶) ساتھ ہی اس میں حیاء کا پانی بھی ملالو۔

پھر... (۷) اسے محبتِ الٰہی کی آگ سے جوش دو۔

(۸) اس کے بعد اسے شکر کے پیالے میں ڈال لو۔

اور... (۹) امید ورجاء کے پنکھے سے ہوا دو۔

اور پھر (۱۰) حمد وثناء کے چمچے سے پی جاؤ۔

اگر تو نے یہ سب کچھ کر لیا تو یاد رکھ کہ یہ نسخہ تجھے، دنیا وآخرت کی ہر بیماری ومصیبت میں نفع پہنچائے گا۔''

(197) مروی ہے کہ ایک بادشاہ نے پانچ علماء وحکماء کو جمع کیا اور انھیں حکم دیا کہ ہر ایک حکمت کی کوئی بات بیان کرے۔ حکم کی بجا آوری میں ہر ایک نے دو دو حکمت کی باتیں بیان کیں، اس طرح کل دس باتیں جمع ہو گئیں۔

پہلے نے کہا کہ

''(۱) اللہ تعالیٰ کا خوف ہر آفت سے مامون رکھتا ہے جب کہ بے خوفی گمراہی میں مبتلاء کروا دیتی ہے...اور...

(۲) مخلوق سے بے خوفی، آزادی اور اس کا خوف غلامی ہے۔"

دوسرے نے کہا،

"(۱) بارگاہِ الٰہی سے امید لگانا حقیقتاً غناء ہے، اس صورت میں کسی قسم کا فقر باعثِ نقصان نہیں... اور... ۔

(۲) اللہ تعالیٰ سے ناامید ہو جانا ایسا فقر ہے کہ جس کے ساتھ کوئی غناء نفع نہیں دیتا۔

تیسرے نے کہا،

"(۱) اگر دل کا غناء حاصل ہو تو جیب کا خالی ہونا کچھ بھی نقصان نہیں پہنچاتا۔... اور...

(۲) دل کے فقر کے ساتھ، جیب کا بھرا ہونا کچھ بھی نفع بخش نہیں۔

چوتھے نے کہا،

"(۱) اگر دل میں بے نیازی ہو تو سخاوت سے اس میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔... اور...

(۲) اگر دل کا غناء حاصل نہ ہو تو جیب بھری ہونے کے باوجود صرف فقر میں ہی اضافہ ہوتا ہے۔

پانچویں نے کہا،

"(۱) تھوڑی بھلائی کا حاصل کرنا، بہت سی برائیوں کو چھوڑ دینے سے افضل ہے۔... اور...

(۲) تمام برائیوں کو چھوڑ دینا، تھوڑی نیکی و بھلائی کے حصول سے کہیں بہتر ہے۔

(198) سرورِ کونین (ﷺ) کا فرمان ہے کہ میری امت میں سے دس قسم کے افراد جنت میں نہ جائیں گے، جب تک کہ توبہ نہ کرلیں۔

(۱) قَلّاع۔ (۲) جَیُوف۔ (۳) قَتّات۔ (۴) دَبُوب۔ (۵) دَیُوث۔ (۶) عَرطَبَہ والا۔ (۷) کُوبَہ والا۔ (۸) عُتُل۔ (۹) زَنِیم۔ ..اور... (۱۰) والدین کا نافرمان۔

عرض کی گئی، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! قلاع کون ہے؟ فرمایا، ''جو حکمرانوں کے سامنے خوشامدیں کرتا پھرے۔

پھر عرض کی گئی، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! جیوف کون ہے؟ فرمایا، ''کفن چور۔

پھر عرض کی گئی، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! قتات کون ہے؟ فرمایا، ''چغل خور۔

پھر عرض کی گئی، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! دبوب کون ہے؟ فرمایا، ''جو لونڈیوں، جوان لڑکیوں کو گھر میں برائی کروانے کے لئے جمع کرے۔

پھر عرض کی گئی، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! دیوث کون ہے؟ فرمایا، ''جو اپنے اہل خانہ پر غیرت نہ کھائے۔

پھر عرض کی گئی، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! عرطبہ والا کون فرمایا، ''طبلہ بجانے والا۔

پھر عرض کی گئی، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! کوبہ والا کون ہے؟ فرمایا، ''طنبورہ بجانے والا۔

پھر عرض کی گئی، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! عتل کون ہے؟ فرمایا، ''جو خطاء کو معاف نہ کرے اور عذر قبول نہ کرے۔

پھر عرض کی گئی ، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)!زنیم کون ہے؟ فرمایا،''وہ ولد الزناء جولوگوں کے راستے پر بیٹھے اوران کی غیبت میں مشغول رہے۔''

(199) رحمتِ عالم (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں کہ دس قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

(۱) بغیر قراءت کے اکیلا نماز پڑھنے والا۔ (۲) زکوۃ ادانہ کرنے والا۔ (۳) جو کسی قوم کی امامت کروائے حالانکہ وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ (۴) بھگوڑا غلام۔ (۵) عادی شراب پینے والا۔ (۶) وہ عورت جو شوہر کی ناراضگی کے ساتھ رات گزارے۔ (۷) وہ آزاد عورت جو بغیر بالوں کو چھپائے نماز پڑھے۔ (۸) سود کھانے والا۔ (۹) ظالم حاکم۔...اور...(۱۰) وہ مرد کہ جس کی نماز اسے بے حیائی اور بری باتوں سے نہ روکے۔ ایسے شخص کواپنی نمازوں سے سوائے بارگاہِ الٰہی سے دوری کے اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔''

(200) حبیبِ کبریا (ﷺ) کا فرمان ہے کہ ''مسجد میں داخل ہونے والے کے لئے دس باتوں کا خیال رکھنا مناسب ہے۔

(۱) اپنے موزوں یا جوتوں کی حفاظت کرے۔ (تاکہ نماز میں مکمل یکسوئی حاصل ہو سکے۔)

(۲) اندر داخل ہونے میں سیدھے پیر سے ابتداء کرے اور جب اندر داخل ہو چکے تو یوں کہے، ''بِسْمِ اللّٰهِ وَسَلَام'' عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی مَلَائِكَةِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (یعنی اللہ کے نام سے شروع اور سلامتی ہو رسول اللہ (ﷺ) اور فرشتوں پر، اے اللہ! ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے بے شک تو ہی بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔)

(۳)مسجد میں موجود مسلمانوں کو سلام کرے۔(بشرطیکہ کہ نماز وتلاوت وغیرہ میں مشغول نہ ہوں۔)..اور..اگر مسجد میں کوئی بھی موجود نہ ہوتو یوں کہے،''اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔(سلامتی ہوہم پراور اللہ عزوجل کے نیک بندوں پر۔)

(۴)اور یہ کلمات بھی ادا کرے۔اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک محمد(ﷺ)،اللہ کے رسول ہیں۔)

(۵)دونمازیوں کے درمیان سے نہ گزرے۔

(۶)کوئی دنیاوی کام نہ کرے۔

(۷)دنیا کی باتیں نہ کرے۔

(۸)اس وقت تک باہر نہ نکلے جب تک کم ازکم دورکعتیں نہ ادا کرلے۔

(۹)باوضوداخل ہو...اور....

(۱۰)جب واپس آنے کے لئے کھڑا ہوتو یوں کہے،''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔پاکی ہے تجھے اے اللہ!اور تیری حمد کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی عبادت کے لائق ہے،میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا اور تیری طرف رجوع لاتا ہوں۔''

(201) سید الانبیاء(ﷺ)ارشادفرماتے ہیں کہ نماز دین کا ستون ہے ..اور..اس میں دس خوبیاں ہیں۔

(۱)نمازی کے چہرے کی رونق میں اضافے کا سبب ہے۔(۲)دل کا نور ہے۔(۳)بدن کی راحت ہے۔(۴)قبر میں باعثِ انس ہے۔(۵)نزول رحمت کا سبب ہے۔(۶)(نزولِ برکات کے سلسلے میں)آسمان کی کنجی ہے۔(۷)میزانِ عمل پر بھاری

ہے۔(۸) آگ سے رکاوٹ ہے۔(۹) جس نے اسے قائم کیا اس نے دین کو قا
رکھا۔...اور...(۱۰) جس نے اسے ترک کر دیا، اس نے دین کو ڈھا دیا۔"

(202) مخبر صادق (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں، "جب اللہ عزوجل اہلِ جنت کو جنت میں داخل کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو ان کی طرف ایک فرشتے کو ایک مخصوص تحفے اور جنتی لباس کے ساتھ بھیجے گا۔ جب جنتی لوگ، جنت میں داخلے کا ارادہ کریں گے تو فرشتہ کہے گا، اے جنتیو! ذرا ٹھہر جاؤ کیونکہ میرے پاس تمہارے لئے، اللہ تعالیٰ کی جانب سے بھیجا ہوا ایک تحفہ موجود ہے۔" جنتی کہیں گے، "وہ کیا تحفہ ہے؟" فرشتہ کہے گا یہ دس مہر شدہ صحیفے ہیں۔

ان میں سے ایک پر لکھا ہوگا کہ "تم پر سلامتی ہو، تمہیں خوشخبری ہو، پس ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخلِ جنت ہو جاؤ۔"

دوسرے پر تحریر ہوگا کہ "تم پر سے ہمیشہ کے لئے غم و حزن کو دور کر دیا ہے۔"

تیسرے پر درج ہوگا کہ "یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں اس سبب سے وارث بنا دیا گیا ہے کہ تم نے دنیا میں نیک اعمال کئے تھے۔"

چوتھے پر لکھا ہوگا کہ "ہم تمہیں قیمتی لباس اور بیش بہا زیور پہنائیں گے۔"

پانچویں پر تحریر ہوگا کہ "ہم نے ان کا حوروں کے ساتھ نکاح کر دیا، بے شک میں انھیں آج کے دن ان کے صبر کا بدلہ دوں گا، بے شک وہ کامیاب ہو گئے۔"

چھٹے پر تحریر ہوگا کہ "آج کے دن یہ تمارے لئے اس کا بدلہ ہے جو تم نے فرمانبرداری والے اعمال کئے تھے۔"

ساتویں پر لکھا ہوگا کہ "تم جوان بنا دئے گئے، اب کبھی تم پر بڑھاپا طاری نہ ہوگا۔"

آٹھویں پر تحریر ہوگا کہ "تم امن والے ہوگئے کیونکہ اب تمہیں کبھی بھی خوف کا سامنا نہ کرنا پڑے گا۔"

نویں پر تحریر ہوگا کہ "تمہیں انبیاء (علیہم السلام)، صدیقین، شہداء اور صالحین کا پڑوس نصیب ہوگا۔"

دسویں پر تحریر ہوگا کہ "تم عرشِ کریم والے رحمٰن کی رحمتوں کے سائے میں آرام سے رہو گے۔"

پھر فرشتہ ان سے کہے گا، "حالتِ امن میں سلامتی کے ساتھ داخلِ جنت ہو جاؤ۔" یہ سن کر وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے.. اور.. کہیں گے، "تمام خوبیاں اللہ کے لئے ہیں، جس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہمیں زمین کا وارث کیا تا کہ ہم جنت میں جس جگہ چاہیں ٹھکانا بنائیں، عمل کرنے والوں کے لئے کیا ہی اچھا اجر ہے۔"

اور جب اللہ تعالیٰ دوزخیوں کو جہنم میں داخل کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو ان کے پاس بھی ایک فرشتہ، دس صحیفوں کے ساتھ بھیجے گا۔

ان میں سے پہلے پر تحریر ہوگا کہ "جہنم میں داخل ہو جاؤ، تمہیں اس میں کبھی بھی موت نہ آئے گی.. اور.. نہ تم یہاں سے کبھی باہر نکل سکو گے۔"

دوسرے پر لکھا ہوگا کہ "عذاب میں غوطہ زن رہو، اب تمہارے لئے کوئی سامانِ راحت نہیں۔"

تیسرے پر درج ہوگا کہ "میری رحمت سے مایوس ہو جاؤ۔"

چوتھے پر تحریر ہوگا کہ "غم و فکر و حزن و ملال میں ہمیشہ ہمیشہ رہو۔"

پانچویں پر لکھا ہوگا کہ "تمارا لباس زقوم[1]، پینے کے لئے حمیم (گرم پانی)

---

[1] ۔۔انتہائی کڑوا درخت ہے۔ فارسی میں حنظل اور اردو میں تھوہڑ کہلاتا ہے۔

اور بستر، جہنم کی سخت آگ ہے۔"

چھٹے پر درج ہوگا کہ "آج یہ تمہاری دنیا میں کی گئیں نافرمانیوں کا بدلہ ہے۔"

ساتویں پر تحریر ہوگا کہ "آگ میں تم پر میری ناراضگی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے۔"

آٹھویں پر لکھا ہوگا کہ "ایسے گناہِ کبیرہ کرنے کی بناء پر تم پر میری لعنت ہے کہ جن پر نہ تو تم نے توبہ کی اور نہ ہی ان پر ندامت کا اظہار کیا۔"

نویں پر درج ہوگا کہ "جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شیاطین تمہارے پڑوسی ہوں گے۔"

دسویں پر تحریر ہوگا کہ "تم نے شیطان کی پیروی کی...دنیا کے حصول کا ارادہ کیا اور آخرت کو فراموش کر دیا، پس تمہارے لئے یہ ہی جزاء ہے۔"

(203) کسی ذہین وفطین سے مروی ہے کہ میں نے دس چیزوں کو دس مقامات پر تلاش کیا، لیکن وہ مجھے دس دیگر جگہوں پر ملیں۔

(۱) میں نے بلندی کو تکبر میں تلاش کیا، لیکن وہ مجھے عاجزی میں ملی۔

(۲) میں نے بندگی کو (نفل) نماز میں ڈھونڈا، لیکن وہ مجھے تقویٰ و پرہیز گاری میں ملی۔

(۳) میں نے راحت کو حرص میں تلاش کیا، لیکن وہ مجھے ترکِ دنیا میں حاصل ہوئی۔

(۴) میں نے نورِ قلب کو دن کی جہری نمازوں میں ڈھونڈنے کی کوشش کی، مگر میں نے انھیں رات کی سرّی نمازوں میں پایا۔

(۵) میں نے نورِ قیامت کو جود وسخاء میں تلاش کرنا چاہا، لیکن وہ مجھے روزوں کی پیاس سے حاصل ہوا۔

(٦) میں نے پل صراط سے گزرنے کو قربانی میں تلاش کیا، لیکن اسے صدقہ میں پایا۔

(٧) میں نے جہنم سے نجات کو مباح و مستحب کاموں میں تلاش کیا، لیکن وہ مجھے نفسانی خواہشات کے ترک کرنے میں حاصل ہوئی۔

(٨) میں نے اللہ عزوجل کی محبت کو دنیا میں ڈھونڈنا چاہا لیکن وہ مجھے اللہ کے ذکر میں ملی۔

(٩) میں نے عافیت کو لوگوں کے درمیان رہ کر حاصل کرنا چاہا، لیکن اسے گوشہ نشینی میں پایا۔۔۔اور۔۔۔

(١٠) میں نے دل کی نورانیت کو وعظوں اور قرآنِ پاک کی تلاوت میں تلاش کیا، لیکن اسے اخروی امور میں غور و تفکر۔۔اور۔۔خوفِ خدا سے اشک باری کرنے میں پایا۔''

(204) حضرت ابنِ عباس (رضی اللہ عنہ) اللہ تعالیٰ کے فرمان ''**وَإِذِ ابْتَلٰى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ** .اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا۔'' کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ''دس چیزیں تھیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے حضرتِ ابراہیم (علیہ السلام) پر ضروری و لازم قرار دیا تھا، ان میں سے پانچ کا تعلق سر اور پانچ کا بقیہ بدن سے تھا۔ سر سے متعلقہ چیزیں یہ تھیں۔

(١) مسواک کرنا۔ (٢) کلی کرنا۔ (٣) ناک میں پانی چڑھانا۔ (٤) مونچھوں کا تراشنا۔ (٥) حلق کروانا۔

اور بقیہ بدن سے متعلقہ اشیاء یہ تھیں۔

(٦) بغل کے بال صاف کرنا۔ (٧) ناخن ترشوانا۔ (٨) موئے زیرِ ناف مونڈنا۔ (٩) ختنہ فرمانا۔۔۔اور۔۔۔(١٠) پانی سے استنجاء کرنا۔''

(205) آپ ہی سے منقول ہے کہ جو رحمتِ عالم، نورِ مجسم (ﷺ) پر ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی دس رحمتوں سے نوازتا ہے۔

اور... جو آپ کی شان میں ایک نازیبا کلمہ ادا کرے، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ لعنت فرماتا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھا کہ جب ولید بن مغیرہ نے حبیب کبریا (ﷺ) کی شان میں گستاخی سے بھرا ہوا ایک کلمہ بکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے دس عیوب بیان فرمائے۔

چنانچہ ارشاد فرمایا،

(اے حبیب ()!) کسی ایسے کی اطاعت نہ کیجئے گا کہ جو

(۱) بہت قسمیں کھانے والا...(۲) کمینہ...(۳) کثرت سے طعنہ زنی کرنے والا...(۴) چغل خور وفتنہ باز...(۵) ہر نیکی و بھلائی کے کام کو روکنے والا...(۶) حد سے آگے بڑھنے والا...(۷) گناہ گار و بدکار...(۸) بداخلاق...(۹) اور اس پر بڑھ کر یہ کہ حرام کی اولاد...اور...(۱۰) اس سبب سے کہ مال اور بیٹے رکھتا ہے، جب اس ہماری آیات پڑھی جائیں تو کہتا ہے کہ یہ تو گزرے ہوئے لوگوں کی کہانیاں ہیں..یعنی..قرآن کی تکذیب کرتا ہے۔"

(206) حضرت ابراہیم بن ادھم (رحمۃ اللہ علیہ) سے اللہ تعالیٰ کے قول " اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ۔ مجھ سے دعا کرو، میں قبول کروں گا۔ المومن ۶۰) ط........" کو پیش کر کے دریافت کیا گیا کہ "ہم دعا کرتے ہیں لیکن وہ درجۂ مقبولیت حاصل نہیں کر پاتی، اس کی کیا وجہ ہے؟....فرمایا کہ دس باتوں کی بناء پر تمہارے دل مردہ ہو چکے ہیں (لھذا دعا کس طرح مقبول ہوگی؟)"

(۱) تم نے (اپنی ہمت و وسعت کے مطابق) اللہ تعالیٰ کی معرفت تو حاصل کی لیکن اس کا حق ادا نہیں کرتے۔

(۲) تم اللہ عزوجل کی پاکیزہ کتاب کی تلاوت تو کرتے ہو، لیکن اس پر عمل کی سعادت حاصل نہیں کرتے۔

(۳) تم شیطان سے دشمنی کا دعویٰ تو کرتے ہو، لیکن پھر اس کی مکمل اطاعت بھی کرتے ہو۔

(۴) تم رسول اکرم (ﷺ) سے محبت کا اقرار کرتے ہو، لیکن ان کی احادیث وسنت کریمہ کو چھوڑ بیٹھے ہو۔

(۵) تم جنت سے محبت کا دعویٰ تو کرتے ہو، لیکن اس کے حصول کے لئے عمل کرنے کے لئے تیار نظر نہیں آتے۔

(۶) تم جہنم سے خوف کا دعویٰ ضرور کرتے ہو، لیکن گناہوں سے کنارہ کشی اختیار نہیں کرتے۔

(۷) تم اس بات کو بخوبی تسلیم کرتے ہو کہ موت برحق ہے، لیکن اس کی تیاری نہیں کرتے۔

(۸) تم دوسروں کے عیوب ونقائص تو تلاش کرتے رہتے ہو، لیکن اپنے عیبوں کو نظرانداز کرتے ہو۔

(۹) تم اللہ عزوجل کا رزق تو کھاتے ہو، لیکن اس کا شکرادا نہیں کرتے۔۔۔۔اور۔۔۔

(۱۰) اپنے مردوں کو دفناتے تو ہو، لیکن ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔"

(207) حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ایک دن حبیبِ رب (ﷺ) نے شیطان سے پوچھا کہ تجھے میری امت میں سے کتنے لوگ بہت محبوب ہیں؟"۔۔۔۔اس نے کہا کہ دس قسم کے افراد۔

(۱) ظالم حکمران۔(۲) تکبر کرنے والا۔(۳) وہ مالدار شخص، جو اس بات کی

پرواہ نہیں کرتا کہ مال کس ذریعے سے آرہا ہے اور کہاں خرچ ہو رہا ہے۔(۴) وہ عالمِ دین کہ جو ظالم و جابر حکمران کے ظلم کو غلط تاویلوں سے درست قرار دے۔(۵) خیانت کرنے والا تاجر۔(۶) ذخیرہ اندوز۔(۷) زانی۔(۸) سود کھانے والا۔(۹) وہ بخیل جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے مال کہاں سے جمع کیا ہے۔...اور...(۱۰) عادی شرابی۔

یہ سن کر رحمتِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دوبارہ دریافت فرمایا کہ "میری امت میں سے تیرے بڑے دشمن کون کون ہیں؟"....اس نے جواب دیا کہ وہ بیس قسم کے افراد ہیں۔

(۱) سب سے پہلے خود آپ ہیں، میں آپ سے سب سے زیادہ بغض رکھتا ہوں۔(۲) باعمل عالمِ دین۔(۳) قرآن کا باعمل حافظ۔(۴) وہ مؤذن جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پانچوں نمازوں کے لئے اذان دے۔(۵) فقیروں، یتیموں اور مسکینوں سے محبت رکھنے والا۔(۶) رحم دل۔(۷) مخلوق سے عاجزی سے پیش آنے والا۔(۸) وہ نوجوان جو اپنی جوانی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار دے۔(۹) حلال کھانے والا۔(۱۰) اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے۔(۱۱) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حریص۔(۱۲) وہ شخص جو اس وقت نماز پڑھے، جس وقت دیگر لوگ سو رہے ہوں۔(۱۳) جو اپنے آپ کو ارتکابِ حرام سے روکے رکھتا ہے۔(۱۴) مسلمانوں کا خیر خواہ۔(اور ایک روایت میں ہے کہ) جو اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرتا رہے..اور..اس کے دل میں ان سے متعلق کوئی بغض وکینہ وغیرہ نہ ہو۔(۱۵) ہمیشہ باوضو رہنے والا۔(۱۶) سخی (۱۷) حسنِ اخلاق کا مالک۔(۱۸) جو اللہ کے وعدوں (مثلاً عطائے رزق اور دخولِ جنت وغیرہ) کی تصدیق کرتا ہے۔(۱۹) بیواؤں کی مدد کرنے والا...اور...(۲۰) موت کی تیاری میں مشغول رہنے والا۔"

(208) حضرت وہب بن منبہ (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں "توریت میں لکھا ہے کہ جو دنیا

میں آخرت کے لئے زادِراہ جمع کرنے میں مصروف رہے، وہ بروزِ قیامت، اللہ عزوجل کا محبوب ہوگا۔

اور... جو غصہ کرنا چھوڑ دے، وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے سائے میں ہو جاتا ہے۔

اور... جو دنیا میں عیش و عشرت کی محبت سے جان چھڑا لے، بروزِ قیامت اللہ عزوجل کے عذاب سے امن پا جائے گا۔

اور... جو حسد کو ترک کر دے، بروزِ قیامت تمام مخلوق کے سامنے اس کی تعریف توصیف کی جائے گی۔

اور... جو حکمرانی و منصب کا لالچ چھوڑ دے، بروزِ قیامت، ملکِ جبار کا پسندیدہ بندہ ہو جائے گا۔

اور... جس نے دنیا میں اپنے آپ کو فضولیات سے بچایا، وہ بروزِ قیامت نیکوں کے ساتھ آسودہ زندگی گزارے گا۔

اور... جو دنیا میں لڑائی جھگڑے سے دور رہا، بروزِ حشر اس کا شمار کامیاب لوگوں میں ہوگا۔

اور... جو دنیا میں بخل و کنجوسی سے بچتا رہا، بروزِ قیامت تمام مخلوق کے سامنے اس کا ذکرِ خیر کیا جائے گا۔

اور... جس نے دنیا میں راحت و آرام سے اپنے دامن کو محفوظ رکھا، بروزِ حشر خوشیوں اور مسرتوں کا سامنا کرے گا۔

اور... جو دنیا میں حرام سے بچا، وہ بروزِ جزاء، انبیاء (علیہم السلام) کا پڑوس پائے گا۔

اور... جو دنیا میں اپنی نگاہ کو حرام سے محفوظ رکھنے میں کامیاب ہو گیا، اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی آنکھ کو خوشی و فرحت عطا فرمائے گا۔

اور... جس نے مالداری ترک کر کے فقر اختیار کیا، اللہ تعالیٰ اسے بروزِ قیامت ولیوں
اور نبیوں کے ساتھ اٹھائے گا۔

اور... جو دنیا میں لوگوں کی ضروریات پوری کرنے میں لگ گیا، اللہ تعالیٰ اس کی دنیا
وآخرت کی تمام ضروریات کو پورا فرمادے گا۔

اور... جو یہ چاہے کہ قبر میں کسی مونس وہمدرد کو حاصل کرے، اسے چاہیئے کہ رات کی
تاریکی میں اٹھے اور نماز پڑھے۔

اور... جو یہ ارادہ کرے کہ اسے بروزِ قیامت عرش کا سایہ نصیب ہو جائے، اسے چاہیئے
کہ دنیا کو ترک کر دے۔

اور... جو میدانِ محشر میں حساب وکتاب میں آسانی چاہتا ہو، اسے چاہیئے کہ اپنے
مسلمان بھائیوں اور خود کو اچھی باتوں کی نصیحت کرتا رہے۔

اور... جس کی یہ خواہش ہو کہ فرشتے اس کی زیارت کریں، اسے چاہیئے کہ تقویٰ
و پرہیزگاری اختیار کرے۔

اور... جس کی آرزو ہو کہ وسطِ جنت میں اعلیٰ مقام حاصل کرے، اسے چاہیئے کہ دن
ورات میں کثرت سے اللہ عزوجل کا ذکر کرتا رہے۔

اور... جس کا ارادہ ہو کہ بغیر حساب وکتاب، داخلِ جنت ہو جاؤں، اسے چاہیئے کہ
بارگاہِ الٰہی میں پختہ توبہ کرے۔

اور... جو غنی ہونا چاہے، اسے اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر دل سے راضی رہنا چاہیئے۔

اور... جو بارگاہ خداوندی میں سمجھدار بننا چاہے، اسے چاہیئے کہ دل میں اللہ تعالیٰ کا حقیقی
خوف پیدا کرے۔

اور... جو صاحبِ فہم وفراست بننا چاہے، اسے چاہیئے کہ علم دین حاصل کرے۔

اور... جس کی آرزو ہو کہ لوگوں کی طرف سے سلامت رہے، اسے چاہیئے کہ ان کا جب بھی ذکر کرے ہمیشہ بھلائی کے ساتھ کرے اور چاہیئے کہ اس معاملے میں اس بات پر غور و تفکر کرے کہ میں کس چیز سے بنایا گیا ہوں اور کس مقصد کے لئے میری تخلیق کی گئی تھی۔

اور... جو دنیا و آخرت میں عزت و شرف حاصل کرنے کا آرزو مند ہو، اسے چاہیئے کہ ہر معاملے میں آخرت کو دنیا پر فوقیت دے۔

اور... جو جنت الفردوس اور اس کی غیر فانی نعمتوں کو حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہو، اسے چاہیئے کہ اپنی عمر کو دنیا کے بیکار کاموں میں ضائع نہ کرے۔

اور... جو دنیا و آخرت میں جنت کا ارادہ رکھتا ہو، اسے چاہیئے کہ سخاوت کو لازم پکڑ لے، اس لئے کہ سخی جنت سے قریب اور دوزخ سے دور ہے۔

اور... جو چاہے کہ اس کا دل دائمی طور پر منور ہو جائے، اسے چاہیئے کہ اخروی امور میں غور و تفکر اور دنیاوی امور سے عبرت حاصل کرنے کی عادت ڈالے۔

اور... جو چاہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بدنِ صابر، زبانِ ذاکر اور قلبِ خاشع عطا فرمائے، اسے چاہیئے کہ اپنے، مؤمنین، مؤمنات، مسلمین اور مسلمات کے لئے استغفار کی کثرت کرے۔

الحمد لله رب العلمین ۔اس ترجمہ کتاب کو، اللہ تعالیٰ کی توفیق کے سبب آج ۲۷ جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ بمطابق 16 ستمبر 2001ء بروزِ اتوار، تقریباً ۱۱ بجے (دن) میں مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اسے مصنف (رحمۃ اللہ علیہ)، مترجم اور تمام اہلِ سنت والجماعت کے لئے باعث نجات بنائے۔ امین بجاہ النبی الامین (ﷺ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
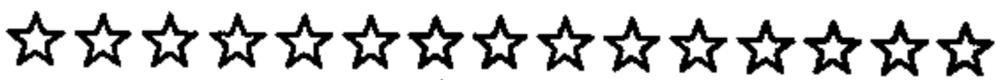
﴿خصوصی توجہ فرمائیے﴾

زندگی کے روزمرہ معمولات کے بارے میں عموماً اور عبادات کے سلسلے میں خصوصاً قرآن وحدیث سے رہنمائی حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔ تعلیماتِ قرآن وحدیث کو چھوڑ کر اپنی عقل سے مسائل کا حل تلاش کرنا انسان کو گمراہی اور بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے بعد ہر مسلمان کو چاہئے کہ قرآن وحدیث سے اخذ شدہ مسائل کو زیرِ مطالعہ رکھے تاکہ کسی بھی معاملے میں گمراہی کا شکار ہونے سے محفوظ رہ سکے۔

مکتبۂ اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) نے عوام کی اسی ضرورت کے پیشِ نظر ''اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ)'' کے شہرۂ آفاق فتاوٰی کے مجموعے ''**فتاوٰی رضویہ**'' سے اخذ شدہ مختلف مسائل کو ''**رهنمائے کامل**'' کے نام سے آسان ترین شکل میں پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔

جس کا طریقۂ کار یہ ہے کہ پہلے اصل فتویٰ بعینہٖ لکھا جاتا ہے، پھر اس کے وضاحت طلب امور کی وضاحت کے لئے وضاحت وخلاصہ کے عنوان کے تحت وضاحت بیان کی جاتی ہے، پھر نفسِ مسئلہ کو مزید آسان کرنے کے لئے ''نقشہ جات'' کا استعمال کیا جاتا ہے۔ وضاحت وخلاصہ اور نقشہ جات کی وجہ سے مسئلہ اتنا آسان ہو جاتا ہے کہ ایک عام مسلمان بھائی بھی بآسانی مسئلے کو سمجھنے اور سمجھانے کی سعادت حاصل کر سکتا ہے۔

ابھی تک اس سلسلے کے گیارہ ﴿11﴾ رسائل عوام وخواص میں شرفِ قبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی قرآن وحدیث سے اخذ شدہ مستند ومعتبر مسائل کی روشنی میں اپنی زندگی کے معمولات کے بارے میں ھدایت ورہنمائی حاصل کرنا چاہیں تو ان رسائل کو فوراً سے پہلے حاصل فرما کر زیرِ مطالعہ رکھئے۔ ان شاء اللہ عزوجل امید قوی ہے کہ بے شمار معاملات میں غلطیوں سے محفوظ رہنے یا توبہ کرنے کا موقعہ ضرور حاصل ہوگا۔

مکتبۂ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ اعلی حضرت برائٹ کارنر نزد پرانی سبزی منڈی کراچی

ملنے کا پتہ مکتبہ اعلیٰ حضرت